سنت نبوی ﷺ میں احادیثِ دجال

اور معاصر نقشوں سے اس کی وضاحت

از قلم

ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم

امامِ وخطیب مسجد نبوی شریف

سنت نبوی ﷺ میں احادیثِ دجال

اور معاصر نقشوں سے اس کی وضاحت

شیخ کی تمام کتابیں درج ذیل لنک پر دیکھی اور ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔

a-alqasim-com/books/

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں احادیثِ دجال

اور معاصر نقشوں سے اس کی وضاحت

از قلم

د۔ عبدالمحسن محمد القاسم

امام وخطیب مسجد نبوی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للّٰهِ ربِّ العَالَمِين، والصَّلاةُ والسَّلامُ على نبيِّنا مُحمَّدٍ، وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين۔

أمَّا بعد[1]:

قیامت کا معاملہ بڑا سنگین ہے اور یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت ہی ہے کہ اُس نے قیامت سے پہلے اِس کے لئے کچھ نشانیاں مقرر کردی ہیں، تاکہ لوگ اللہ کی طرف رجوع کریں،اور حساب کتاب کی تیاری کریں،اور جس طرح سے اللہ نے قیامت کے لئے نشانیاں مقرر کی ہیں اسی طرح اس نے ان نشانیوں کے بھی کچھ علامات بنائے ہیں جن کے ذریعہ وہ پہچانی جائیں گی،اور قیامت کی وہ نشانیاں جن کی علامتیں بتائی گئی ہیں ان میں سے ایک دجال کا ظہور بھی ہے۔

دجال کے فتنے کی سنگینی کے پیش نظر تمام نبیوں نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے،اور نبی ﷺ نے بھی اپنی امت کو اس سے آگاہ کیا ہے اور واضح ترین نشانیوں کے ذریعہ اس کے معاملہ کو واشگاف کیا ہے۔

اس کے فتنے کی خطرناکی کے پیش نظر میں نے دجال کے بارے میں وارد صحیح احادیث

(1) یہ عربی کا مشہور کلمہ ہے جسے حمد وصلاۃ کے بعد خطاب عام کی طرف منتقل ہونے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

جمع کی ہیں اور ان احادیث میں پائے جانے والے مشکل الفاظ کا معنی بیان کر دیا ہے، ان میں جن مقامات اور جگہوں کا ذکر ہے ان کو نقشوں اور تصاویر سے واضح کیا ہے اور اس کے فتنے سے بچانے والے اسباب کا تذکرہ کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو یقین ہو جائے کہ واقعی وہ دجال ہے (اور یقینی طور پر اس کا وجود ہے)، لہذا وہ اس سے ڈریں اور اس کے فتنے سے بچنے کی کوشش کریں۔

میں نے اس کتاب کا نام: (سنت نبوی ﷺ میں احادیثِ دجال، اور معاصر نقشوں سے اس کی وضاحت) رکھا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو نفع بخش بنائے، اور ہمیں مسیح دجال کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)۔

وصلَّى اللَّه وسلَّم على نبيِّنا مُحمَّدٍ وعلى آلِه وصَحْبِه أجمعين۔

ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم

امام وخطیب مسجد نبوی شریف

میں اس کتاب کی تالیف سے ۲۵ رجب ۱۴۴۳ھ کو فارغ ہوا

کتاب کا خاکہ

میں نے اس کتاب کو مندرجہ ذیل مباحث میں تقسیم کیا ہے:

پہلا مبحث: مسیح دجال ((کانا دجال)) کا نام۔

دوسرا مبحث: "مسیح دجال" کی وجہ تسمیہ۔

تیسرا مبحث: مسیح دجال سے متعلق احادیث کا ثبوت۔

چوتھا مبحث: مسیح دجال قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔

پانچواں مبحث: مسیح دجال سے ڈرانا اور تنبیہ کرنا۔

چھٹا مبحث: صحابہ کرام کا مسیح دجال سے خوف کھانا۔

ساتواں مبحث: مسیح دجال کی صفات۔

آٹھواں مبحث: مسیح دجال کی حقیقت۔

نواں مبحث: مسیح دجال کا ضعف اور اس کی کمزوری۔

دسواں مبحث: مسیح دجال کی موجودہ صورت حال۔

گیارہواں مبحث: مسیح دجال کے خروج کی نشانیاں۔

بارہواں مبحث: مسیح دجال کب ظاہر ہو گا؟

تیرہواں مبحث: مسیح دجال کے ظہور کا سبب۔

چودہواں مبحث: مسیح دجال کے ظہور کی جگہ۔

پندرہواں مبحث: مسیح دجال کے ظہور کے وقت لوگوں کی حالت۔

سولہواں مبحث: زمین پر مسیح دجال کی تیز رفتاری۔

سترہواں مبحث: مسیح دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔

اٹھارہواں مبحث: مسیح دجال کا رعب اور اس کی دہشت مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گی۔

انیسواں مبحث: مدینہ کے کنارے کی وہ جگہ جہاں مسیح دجال اترے گا۔

بیسواں مبحث: زمین میں مسیح دجال کے ٹھہرنے کی مدت۔

اکیسواں مبحث: مسیح دجال کا فتنہ۔

بائیسواں مبحث: مسیح دجال کے فتنے کی حکمت۔

تیئیسواں مبحث: مسیح دجال کی پیروی کا حکم۔

چوبیسواں مبحث: مسیح دجال کے خلاف لوگوں میں سب سے زیادہ سخت۔

پچیسواں مبحث: مسیح دجال کے فتنے سے نجات کے اسباب۔

چھبیسواں مبحث: مسیح دجال کی قتل گاہ۔

ستائیسواں مبحث: مسیح دجال سے متعلق احادیث میں مذکور مقامات کے وضاحتی نقشے۔

مسیح دجال (کانا دجال) کا نام

مسیح دجال کا نام اس کی مشہور ترین صفت کی بنیاد پر رکھا گیا ہے، اس کے چار نام ہیں:

1- مَسِیح دَجَّال۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[1]۔

2- مسیح ضلالت (گمراہی کی علامت کانا)۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "مسیح الضلالہ (گمراہی کی علامت کانا دجال) مشرق کی جانب سے نکلے گا"۔ اس حدیث کو حافظ ابن حبان نے روایت کیا ہے[2]۔

3- اعور دجال (کانا دجال)۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "گمراہی کی علامت کانا دجال مشرق کی جانب سے لوگوں کے باہمی اختلافات اور تفرقہ پروری کے زمانے میں نکلے گا"۔ اس حدیث کو حافظ ابن حبان نے

(1) کتاب المساجد ومواضع الصّلاة، باب ما یُستعاذ منه في الصّلاة، نمبر (588)، یہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔
(2) کتاب التاریخ، باب إخبارِہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یکون في أُمّتِہ من الفتن والحوادث، نمبر (6812)، یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

روایت کیا ہے[1]۔

4- اعور کذاب (جھوٹا کانا)۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جتنے بھی نبی مبعوث کیے گیے سبھوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا“۔ متفق علیہ[2]۔

اس کا نام ”مَسیخ دجال“ صحیح روایتوں سے ثابت نہیں ہے۔

ابن عبدالبر (ت: ۴۶۳ ہجری) کہتے ہیں: ”حدیث کے کچھ راویان میم اور سین کے زیر کے ساتھ اسے مِسیح کہتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ خاء کے ساتھ مسیخ بھی کہتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک یہ سبھی غلط ہیں[3]۔

***

(1) سابقہ تخریج۔

(2) اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن، باب ذِکر الدَّجّال، رقم (7131)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وآشراط السَّاعة، باب ذِکر الدَّجّال وصفته ومامعه، رقم (2933)، حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔

(3) التمهيد (188/14)۔

"مسیح دجال (کانا دجال)" کی وجہ تسمیہ

مسیح دجال دو کلموں سے مرکب ہے:

ایک: "مسیح" اور دوسرا: "دجال"، ان دونوں میں سے ہر ایک کا اُس کے اِس نام کے پیچھے اثر ہے۔

پہلا: اس کے نام میں "مسیح" کا مطلب ہے کہ وہ:

1- زمین کا مسح (طواف) کرے گا یعنی اس کا چکر لگائے گا، کیونکہ وہ مکہ اور مدینہ چھوڑ کر ساری دنیا کا چکر لگائے گا۔

2- اور کہا گیا ہے کہ: ممسوح العین (ایک آنکھ پونچھی اور دھنسی) ہونے کی وجہ سے اس کا نام "مسیح" پڑا[1]۔

دوسرا: اسے "دجال" کہنے کی وجہ:

1- کیونکہ وہ دجال یعنی بہت بڑا جھوٹا اور مکار ہوگا، وہ لوگوں سے جھوٹ بولے گا۔

2- اور کہا گیا ہے کہ: وہ لوگوں کو دھوکا اور فریب میں رکھے گا[2]۔

---

(1) التمهيد (188/14)، تفسير القرطبي (89/4)۔

(2) شرح السُّنة (27/15)، كشف المُشكِل من حديث الصحيحين (382/1)، فتح الباري، از: ابن حجر (91/13)۔

اور اس ''مسیح'' کو ''دجال'' اس لئے کہا گیا ہے تاکہ مسیح ابن مریم سے اس کی تمیز ہو جائے۔

***

مسیح دجال کی احادیث کا ثبوت

مسیح دجال کے سلسلے میں وارد حدیثیں صحیح ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔یعنی ان احایث کے طرق اتنے زیادہ ہیں کہ ان کے راویوں کا عادتاً جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہے۔اور جو ان احادیث کا انکار کرتے ہیں ان کے پاس انکار کی کوئی دلیل نہیں ہے۔حافظ ابن کثیر (ت:۷۷۴ھ) کہتے ہیں:"جہاں تک صرف ان حدیثوں کی بات ہے جن میں مسیح دجال کا ذکر ہے تو وہ بے شمار ہیں، کیوں کہ وہ احادیث بہت سے رواویوں سے مروی ہیں اور صحاح وحسان اور مسانید اور حدیث کی دیگر کتابوں میں پھیلی ہوئی ہیں"[1]۔

آپ مزید لکھتے ہیں:"خوارج،جہمیہ اور بعض معتزلہ کی ایک بڑی جماعت نے خروج دجال کا بالکلیہ انکار کیاہے،اوراس سلسلے میں وارد حدیثوں کورد کردیاہے،ان کے ایسا کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، ایسا کرنے کی وجہ سے وہ علماء کرام کے زمرہ سے نکل گئے، کیونکہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے مختلف طریقوں اور جہتوں سے ثابت صحیح روایتوں کا انکار کردیاہے"[2]۔

اور علامہ کتّانی (ت:۱۳۴۵ھ) کہتے ہیں:"مسیح دجال کے خروج والی احادیث: کئی علماء نے اس بات کا ذکر کیاہے کہ دجال سے متعلق احادیث، صحابہ کرام کی ایک بڑی

(1) تفسیر ابن کثیر (464/2)۔
(2) البدایۃ والنھایۃ (193/19)۔

جماعت سے بے شمار صحیح طرق سے مروی ہیں،اور علامہ شوکانی کی کتاب ''التوضیح[1]'' کے اندر اس سے متعلق سو احادیث مذکور ہیں،جو کہ صحاح، معاجم اور مسانید سے ماخوذ ہیں،اور اس سے کم مقدار پر ہی تواتر ثابت ہو جاتا ہے،تو پھر ان احادیث کی اس مجموعی تعداد کے بعد کہنا ہی کیا؟!

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ: دجال سے متعلق احادیث کے لئے کئی مجلدات درکار ہیں، اور مختلف علماء کرام کی اس سلسلے میں مستقل تالیفات موجود ہیں''[2]۔

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ: مسیح دجال کا صراحتًا قرآن کریم میں ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

توابن کثیر کہتے ہیں: ''بطور حقارت قرآن کریم میں اس کا نام بصراحت ذکر نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ وہ انسان ہونے کے باوجود الوہیت کا دعویٰ کرے گا،اور اس پر طرہ یہ کہ انسان ہوتے ہوئے وہ ناقص الخلقت بھی ہوگا،جو کہ رب تعالیٰ کے جلال،اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے نقص سے پاک ہونے کے بالکلیہ مخالف ہے، لہذا اللہ کے نزدیک اس کی اتنی بھی حیثیت نہیں کہ وہ اس کا تذکرہ کرنا بھی گوارہ کرے، بلکہ وہ اس درجہ کا حقیر اور کمتر انسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس لائق بھی نہیں سمجھا کہ وہ اس کے دعویٰ کے بطلان کی وضاحت کرے اور لوگوں کو اس سے متنبہ کرے۔

لیکن رسولوں نے بزرگ و برتر اللہ رب العالمین کی عظمت شان کی حفاظت وصیانت کی خاطر اپنی امتوں کو اس کے معاملہ سے باخبر کیا،اور اس کے پاس موجود گمراہ کن فتنوں اور

---

(1) اس سے مراد: کتاب «التَّوضيح في تواتر ما جاء في المَهدِيِ المُنتَظَر والدَّجّال والمسيح» ہے،جو کہ ابھی تک مخطوط کی شکل میں ہی ہے،اور اس کا ایک نسخہ شیخ حماد انصاری کی لائبریری میں موجود ہے۔

(2) نظم المتناثر (ص:228)۔

نابود ہونے والے کمزور خارق عادت اور مافوق الفطرت چیزوں سے اپنی امتوں کو آگاہ کیا۔

لہذا نبیوں کے ذریعہ دی گئی خبروں اور بنی آدم کے سردار، متقیوں کے امام (محمد ﷺ) سے ثابت متواتر حدیثوں پر ہی اکتفا کیا گیا برخلاف اس کے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جلال کی بنسبت اس کے حقیر معاملے کو قرآن کریم میں ذکر کیا جائے، تاہم اس کے معاملہ کی وضاحت ہر معزز نبی کے سپرد کر دیا گیا۔

اب اگر تم یہ کہو کہ: فرعون کا تو قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے، جبکہ اس نے بھی تو جھوٹ بولا، بہتان تراشی کی اور الوہیت کا دعویٰ کیا، کیونکہ اس نے کہا تھا: ﴿أَنَا رَبُّكُمُ الأَعْلَى﴾ (تم سب کا رب میں ہی ہوں)۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرعون کا معاملہ ختم ہو چکا ہے، اور اس کا جھوٹ ہر مومن وعاقل پر واضح ہے، جبکہ دجال کا معاملہ مستقبل میں پیش آنے والا ہے[1]۔

***

(1) البدایۃ والنھایۃ (197/19).

مسیح دجال قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے

قیامت کی کچھ نشانیاں بڑی ہیں تو کچھ چھوٹی ہیں، اور جب قیامت کی بڑی نشانیوں کا ظہور ہو گا تو اس کے فوراً بعد قیامت قائم ہو جائے گی، اور قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے مسیح (کانا) دجال کا ظہور بھی ہے۔ اس سلسلے میں وارد کچھ احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

۱- حُذیفہ بن اَسید غِفارِی کہتے ہیں کہ:

"نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم لوگ گفت و شنید کر رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا گفتگو کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تم لوگ اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان چیزوں کا ذکر کیا: دھواں، دجال، دابّہ (چوپایہ)، سورج کا پچھم سے نکلنا، عیسی بن مریم ﷺ کا نزول، اور یاجوج ماجوج کا نکلنا، اور تین بار زمین کا دھنسنا: ایک پورب میں، ایک پچھم میں اور ایک جزیرۂ عرب میں، اور ان سب نشانیوں کا آخری حصہ یہ ہو گا کہ یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان محشر تک ہانک کر لے جائے گی"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[(1)]۔

2- اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "تین چیزوں کا جب ظہور ہو جائے گا تو (کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا، یا اس نے اپنے ایمان

---

(1) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب في الآيات التي تكون قبل السّاعة، رقم (2901)۔

میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو): سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض (چوپایہ) کا نکلنا۔اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[1] ۔

***

(1) کتاب الایمان، باب بیان الزّمن الذي لا یُقبل فیہ الایمان، رقم (158)، یہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔

مسیح دجال سے ڈرانا اور تنبیہ کرنا

مسیح دجال کے فتنہ کی شدت کی وجہ سے تمام انبیاء نے اپنی امتوں کو اس سے ڈرایا، دجال سے ڈرانے اور تنبیہ کرنے کے اسی راستے پر علماء کرام بھی چلے۔

اس کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

1- انبیاء کرام اپنی امتوں کو دجال سے ڈراتے رہے، چنانچہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ: "جتنے بھی نبی اس دنیا میں آئے سبھوں نے اپنی امتوں کو کانے دجال سے ڈرایا ہے، آگاہ رہو وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان: (ک ف ر) لکھا ہوا ہوگا"۔ متفق علیہ۔ جبکہ مسلم میں اتنا اضافہ ہے: "جان لو! کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کو اس وقت تک نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس کی موت نہ ہو جائے"۔[1]

ابن حجر رحمہ اللہ (ت: ۸۵۲ھ) کا کہنا ہے کہ: "نبی ﷺ کا یہ فرمان: (وہ ایک آنکھ کا (کانا) ہے، اور اللہ ایک آنکھ کا (کانا) نہیں ہے) آپ ﷺ نے صرف اسی پر اس لئے اکتفا کیا جبکہ دجال میں اس کے ہونے کی بہت ساری نشانیاں واضح ہوں گی، کیونکہ کانا ہونا ایسا محسوس کیا جانے والا عیب اور اثر ہے جس کو عالم، عام انسان اور وہ لوگ بھی محسوس کر سکتے ہیں جو

(1) اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب الجهاد والسّیَر، باب کیف یُعرَض الِاسلام علی الصَّبيّ، رقم (3057)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وَاَشراط السّاعة، باب ذِکرُ ابن صیّاد، رقم (2931)، یہ حدیث ابن عمر سے مروی ہے۔

عقلی دلائل سے رہنمائی نہیں حاصل کرتے۔

ناقص الخلقت ہونے کے باوجود جب وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا، جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے، تو اس کا جھوٹ طشت از بام ہو جائے گا۔

اور اس میں یہ بھی تنبیہ ہے کہ اس کا ربوبیت کا دعویٰ کرنا محض جھوٹ ہو گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی شرط یہ ہے کہ انسان وفات پا جائے، اور دجال یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ ہے اور اس کے باوجود لوگ اسے (بحالت حیات) دیکھ رہے ہوں گے"(1)۔

۲- نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس سے خبردار کیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"میں تمہیں دجال سے ڈرا رہا ہوں اور تمام نبیوں نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے، نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایک ایسی بات کہہ رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی، تم لوگ اچھی طرح جان لو کہ وہ کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں"، متفق علیہ(2)۔

ابن حجر کہتے ہیں: "کہا گیا ہے کہ: مذکورہ تنبیہ بطور خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس لیے فرمائی، جبکہ دجال کے جھوٹے ہونے کی یہ [یعنی اس کا کانا ہونا] سب سے واضح دلیل ہے، کہ: دجال نبی ﷺ کی امت میں ظاہر ہو گا، آپ ﷺ سے پہلے کی امتوں میں اسے ظاہر نہیں ہونا تھا۔

---

(1) فتح الباري (96/13)۔

(2) اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب الجهاد والسّیر، باب کیف یُعرَض الإسلام علی الصَّبيّ، رقم (3057)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذِکر ابن صیّاد، رقم (2931)، مذکورہ حدیث ابن عمر سے مروی ہے۔

اور خبر (حدیث) اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ: اس بات کا علم کہ اس کا ظہور صرف امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہے، اس امت کے علاوہ باقی تمام امتوں سے اسی طرح چھپا کر رکھا گیا تھا جس طرح تمام لوگوں سے وقوع قیامت کا علم مخفی رکھا گیا ہے"[1]۔

3- رسول ﷺ نے دجال کے سنگین فتنہ کے بارے میں خبر دیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: "آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت کے دن تک کوئی مخلوق دجال سے بڑی نہیں"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور مسلم ہی کی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: "دجال کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ نہیں"[2]۔

یعنی تخلیقِ آدم سے لے کر وقوع قیامت تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں، اس کے فتنے کی سنگینی اور آفت، نیز اس کے فریب اور آزمائش کی شدت کی وجہ سے[3]۔

قاضی عیاض (ت: ۵۴۴ھ) کہتے ہیں: "نبی ﷺ کا فرمان: (أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ، دجال سے بڑا)، سے مراد اس کے معاملہ کی خطرناکی اور اس کے فتنے کی سنگینی ہے، عظیم الجثہ ہونا مراد نہیں، اور یہی زیادہ واضح مفہوم ہے۔ البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ نبی ﷺ اس کی جسامت وضخامت کی عظمت کی جانب اشارہ فرما رہے ہوں"[4]۔

4- نبی ﷺ نماز میں دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے، چنانچہ عائشہ

---

(1) فتح الباري (96/13)۔

(2) کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في بقيّة من أحاديث الدّجّال، رقم (2946)، یہ حدیث عمران بن حُصَین سے مروی ہے۔

(3) مرقاۃ المفاتیح (3452/8)۔

(4) إكمال المعلم بفوائد مسلم (504/8)۔

فرماتی ہیں: ''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے ہوئے بارہا سنا ہے''۔ متفق علیہ[(1)] ۔

5- نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ دجال سے اللہ کی پناہ مانگا کریں، چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، مسیح دجال (کانا دجال) کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو اور زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[(2)] ۔

6- علماء کرام وقتاً فوقتاً کانا دجال کا تذکرہ کرنے کا حکم دیا کرتے تھے، تاکہ لوگ اس کے فتنے سے خبردار رہیں، سفّارینی (ت: ۱۱۸۸ھ) کہتے ہیں: ''ہر عالم کو دجال کی احادیث بچوں، عورتوں اور مردوں کے درمیان پھیلانی چاہیے، خاص طور سے ہمارے اس زمانے میں جبکہ فتنے سر اٹھا رہے ہیں، آزمائشیں بڑھ گئی ہیں اور سنت کے نشان مٹ چکے ہیں''[(3)]۔

❋❋❋

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب الأذان، باب الدُّعاء قبل السّلام، رقم (832)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب المساجد ومواضع الصّلاة، باب ما يُستعاذ منه في الصّلاة، رقم (587)۔

(2) کتاب المساجد ومواضع الصّلاة، باب ما يُستعاذ منه في الصّلاة، رقم (588)، یہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔

(3) لوامع الأنوار البهية (106/2)

صحابہ کرام کا مسیح دجال کے فتنے سے خوف کھانا

صحابہ کرام مسیح دجال کے فتنے سے خوف کھاتے ہوئے اس کا تذکرہ کیا کرتے تھے، جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

1- ابو سعید خدری کہتے ہیں:

"ہم لوگ باری باری رات کے وقت نبی ﷺ کے پاس رکتے تھے، تاکہ نبی ﷺ کو رات کے وقت کوئی ضرورت یا کام پیش آجائے تو وہ ہمیں بھیج سکیں، بعض اوقات یہ ثواب کمانے والے اور باری والے افراد کافی تعداد میں اکٹھے ہو جاتے تھے، اس صورت میں ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے رہتے تھے، ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ کیسی سرگوشیاں ہیں؟ کیا میں تمہیں سرگوشیاں کرنے سے منع نہیں کرتا؟ ہم نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم توبہ کرتے ہیں، دراصل ہم لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے، ہمیں اس سے ڈر لگ رہا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شرک خفی ہے کہ انسان کسی عمل کے لئے کسی دوسرے انسان کی وجہ سے کھڑا ہو"۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے[(1)]۔

---

(1) مسند احمد، رقم (11252)۔

2- نَوَّاس بن سَمْعان   سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کو دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا۔ جب ہم پھر آپ ﷺ کے پاس شام کو آئے تو آپ ﷺ نے ہمارے چہروں پر اس (ڈر اور خوف) کا اثر پہچان لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے جھنڈ میں موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے، اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تمہاری طرف سے اس کے خلاف (اس کی تکذیب کے لئے) دلائل دینے والا میں ہوں گا (اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا) اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہو گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[1]۔

***

(1) کتاب الفتن واَشراط السّاعۃ، باب ذِکر الدّجّال وصفتہ ومامعہ، رقم (2937)۔

مسیح دجال کی صفات

مومن کو خبردار کرنے کے لیے سنت نبوی میں دجال کی صفات و خصوصیات، وضاحت کے ساتھ آئی ہیں۔ ابو عبداللہ محمد قرطبیؒ (ت: 671ھ) کہتے ہیں: "نبی کریم ﷺ نے دجال کی صفات کو اس قدر صراحت اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اس کے بعد کسی عقلمند کے لیے کوئی ابہام باقی نہیں رہتا ہے۔ اور یہ تمام صفتیں قابل مذمت ہیں جو صحیح سمجھ بوجھ رکھنے والوں کے لیے واشگاف ہیں، لیکن جس کی تقدیر میں اللہ نے شقاوت اور بدبختی لکھ دی ہے وہ اس قدر وضاحت کے باوجود دجال کے جھوٹے دعووں اور حماقت میں اس کی پیروی کرے گا، اور تلاوت کی روشنی اور حق کے اتباع سے محروم کردیا جائے گا"[1]۔ اس کی صفات مندرجہ ذیل ہیں:

1- جسم کی ضخامت۔

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم لوگ وہاں سے جلدی سے بھاگے اور اس محل میں جا پہنچے، تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عظیم الجثۃ اور انتہائی طاقتور انسان ہے کہ اس جیسا انسان ہم نے کبھی نہیں دیکھا"۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

(1) التذکرۃ في أحوال الموتی وأمور الآخرۃ (ص: 1279)۔

2- وہ بالکل سرخ آدمی ہوگا، یعنی: اس کا رنگ بالکل گورا چٹا ہوگا جس میں سرخی کی آمیزش ہوگی (سرخی مائل سفیدی ہوگی)۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "پھر میں تلاش کرنے کے لئے نکلا، تو پایا کہ وہ سرخ قوی ہیکل آدمی ہے"۔ متفق علیہ۔

3- وہ کانا ہوگا، گویا کہ اس کی آنکھ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ انگور ہے، جس کی روشنی جا چکی ہے"۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: "دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا"۔

ابن عبد الدائم نُعیمی (ت: ۸۳۱ھ) کہتے ہیں: "وہ ہر اعتبار سے کانا (عیب دار) ہوگا: وہ عیب دار اور ناقص الخلقت ہوگا، دجال کی دونوں آنکھ عیب دار ہوگی: ایک آنکھ غائب ہوگی جبکہ دوسری آنکھ ابھری ہوئی اور عیب دار ہوگی"[1]۔

اور علامہ مُظہری (ت: ۷۲۷ھ) کہتے ہیں: "اگر کہا جائے کہ: (دجال) کو کانا پیدا کرنے کے پیچھے کیا حکمت ہے؟

تو کہا جائے گا کہ: کانا پن کے علاوہ اگر دوسرا کوئی عیب اس کے اندر ہوتا تو وہ کانا پن کی طرح واضح نہیں ہوتا، یا پھر اس لئے تاکہ یہ اس کے جھوٹ اور جادوگری کے لئے واضح علامت ہو"۔

---

(1) اللامع الصبیح بشرح الجامع الصحیح (27/10)۔

اگر کہا جائے کہ: وہ کانا کے بجائے اندھا ہوتا تو اور واضح ہوتا، لہذا اسے اندھا کیوں نہیں پیدا کیا گیا؟

تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ: در حقیقت اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ایک جماعت کی گمراہی مقدر کر دی ہے، اور اگر وہ اندھا پیدا کیا جاتا تو لوگ اس کے فتنے اور گمراہی میں نہیں پڑتے"[1]۔

4- دجال کی پونچھی ہوئی (کانی) آنکھ پر گوشت کا ایک ٹکڑا ہوگا، یعنی: ایک موٹی کھال ہوگی جو آنکھ کو ڈھانپے ہوئے ہوگی۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "دجال کی ایک آنکھ پونچھی ہوئی ہوگی، اس پر گوشت کا ایک موٹا ٹکڑا ہوگا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

5- اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ک ف ر) یعنی: کافر لکھا ہوا ہوگا، جس کو ہر مسلم پڑھ لے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے، پھر آپ ﷺ نے اس کے ہجے کئے یعنی ک، ف، ر، ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

6- وہ گھنے بالوں والا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال بائیں آنکھ سے کانا، گھنے بالوں والا ہوگا"۔ اس

---

(1) المفاتيح في شرح المصابيح (5/409)۔

حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

7- اس کے سر کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے، یعنی وہ سیدھے نہیں ہوں گے، نیز دجال سرخ آدمی ہوگا، اور گھنگریالے بال سرخ آدمی کو زیب نہیں دیتے۔ لہذا یہ اس کی مذموم صفت ہوگی[1]۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا، سخت اور مڑے ہوئے بالوں والا"۔ متفق علیہ۔

قاضی عیاض کہتے ہیں: "سوڈانیوں (حبشیوں) کی طرح"[2]۔

8- وہ لاولد ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کی کوئی اولاد نہیں ہوگی"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

(1) اللامع الصبیح بشرح الجامع الصحیح (28/10)۔

(2) مشارق الأنوار (183/2)۔

٭ اس سلسلے میں وارد احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

۱- فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں:

”میں نے پکارنے والے کی آواز سنی اور وہ پکارنے والا رسول اللہ ﷺ کا منادی تھا، وہ پکار رہا تھا کہ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں لوگوں کے پیچھے تھیں۔ جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ہنس رہے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر برقرار رہے۔ پھر فرمایا کہ: تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ صحابہ بولے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم میں نے تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لئے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا، وہ آیا، اس نے بیعت کی، مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو اس حدیث کے موافق ہے جو میں تم سے دجال کے بارے میں بیان کیا کرتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ (یعنی تمیم داری) سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ سوار ہوا جو لَخُم اور جُذَام کی قوم میں سے تھے، ایک مہینہ تک سمندر کی لہریں سمندر میں ان سے کھیلتی رہیں۔ پھر وہ لوگ سمندر میں ڈوبتے سورج کی طرف ایک جزیرے کے کنارے جا لگے۔ وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی جو بوقت حاجت استعمال کے لئے بڑی کشتیوں میں رکھی ہوتی ہیں) میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے۔ وہاں ان کو ایک جانور ملا جو کہ بھاری دُم، بہت بالوں والا تھا اور اس کا اگلا پچھلا حصہ بالوں کے ہجوم سے پتہ ہی نہ چلتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ تم لوگ اس مرد

کے پاس چلو جو دَیر (محل) میں ہے، کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا کہ جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی سے) دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[(1)] ۔

2- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے رات کو کعبہ کے پاس خواب میں ۔بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے: اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا دیکھا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اچانک وہاں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جو گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل کے اعتبار سے گویا سب سے زیادہ حسین و جمیل تھا۔ ان کے سر کے بال شانوں تک لٹک رہے تھے، بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی ۔بخاری اور مسلم کی ایک دوسری روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں: ان کے سر کے بال بالکل سیدھے تھے۔ سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ مسیح ہیں مریم کے بیٹے۔ اور ان کے پیچھے میں نے اور ایک شخص کو دیکھا جو سخت گھونگریالے بالوں والا داہنی آنکھ کا کانا تھا۔ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح سے ہے: پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک قوی ہیکل موٹے شخص

---

(1) كتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب قصة الجسّاسة، رقم (2942)۔

پر نظر پڑی جو سرخ تھا۔ میں نے جو لوگ دیکھے ہیں ان سب میں ابن قطن (1) اس سے زیادہ مشابہ ہے، وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے مونڈھوں پر رکھے طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ مسیح دجال ہے۔ متفق علیہ (2)۔

۳- ابن عمر کہتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کے شایان شان اس کی حمد وثنا بیان کی پھر مسیح دجال کا ذکر کیا۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ: تفصیل اور مبالغہ کے ساتھ اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جتنے بھی انبیاء اللہ نے بھیجے ہیں، سب نے دجال سے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ نوح نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔ لیکن اس کے بارے میں تم کو میں ایسی بات بتانے جا رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی: جان لو کہ وہ کانا ہوگا جبکہ اللہ بزرگ و برتر کانا نہیں ہے"۔ متفق علیہ (3)۔

4- ابن عمر کہتے ہیں کہ: "نبی ﷺ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر مخفی نہیں ہے، اللہ کانا نہیں ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی

---

(1) یعنی: عبد العزی بن عمرو الجاہلی الخزاعی، اس کی والدہ کا نام: ھالہ بنت خویلد ہے جو کہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی بہن تھی۔

(2) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب احادیث الأنبیاء، باب قول اللہ: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا﴾، رقم (3440)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الإیمان، باب ذِکر المسیح ابن مریم، والمسیح الدَّجّال، رقم (169)، مذکورہ حدیث ابن عمر سے مروی ہے۔

(3) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب المغازي، باب حجّة الوَداع، رقم (4402)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذِکر ابن صیّاد، رقم (169)۔

آنکھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ جبکہ مسیح دجال داہنے آنکھ سے کانا ہوگا، گویا کہ اس کی آنکھ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہو گی"۔ متفق علیہ[1]۔

5- اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ک ف ر) یعنی: کافر لکھا ہوا ہوگا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[2]۔

6- اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا"۔ متفق علیہ[3]۔

7- اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "دجال کی ایک آنکھ پونچھی ہوئی ہوگی، اس پر گوشت کا ایک موٹا ٹکڑا ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ خواہ وہ لکھنا (پڑھنا) جانتا ہو یا نہ جانتا ہو"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[4]۔

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب التّوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي﴾: «تُغَذّى»، وقوله جلّ ذِكْرُه: ﴿تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا﴾، رقم (7407)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الإیمان، باب ذِکر المسیح ابن مریم، والمسیح الدّجّال، رقم (169)۔

(2) کتاب الفتن وأشراط السّاعۃ، باب ذِکر الدّجّال وصفتہ ومامعہ، رقم (2933)، مذکورہ حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔

(3) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب التّوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي﴾: «تُغَذّى»، وقوله جلّ ذِكْرُه: ﴿تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا﴾، رقم (7408)، بخاری میں یہ حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔ اور مسلم نے بھی اسے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وأشراط السّاعۃ، باب ذِکر ابن صیّاد، رقم (169)، جبکہ مسلم میں یہ حدیث ابن عمر سے مروی ہے۔

(4) کتاب الفتن وأشراط السّاعۃ، باب ذِکر الدّجّال وصفتہ ومامعہ، رقم (2934)، یہ حدیث حذیفہ بن یمان سے مروی ہے۔

8- نبی ﷺ نے فرمایا: ''دجال بائیں آنکھ سے کانا، گھنے بالوں والا ہوگا''۔ اس حدیث کو امام مسلم [1] نے روایت کیا ہے۔

9- ابو سعید خدری کہتے ہیں:

''میں ابن صائد [۲] کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا، وہ مجھ سے کہنے لگا: لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: دجال کی اولاد نہ ہوگی۔ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں، تو وہ بولا کہ: میری تو اولاد ہے''۔ اس حدیث کو امام مسلم [3] نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

(1) کتاب الفتن وآشراط السّاعۃ، باب ذِکر الدّجّال وصفتہ ومامعہ، رقم (2934)، یہ حدیث حذیفہ بن یمان سے مروی ہے۔

(2) ابنِ صائدِ: اس کا نام: صافی ہے، جو کہ قبیلہ بنو نجّار سے تعلق رکھتا ہے۔

(3) کتاب الفتن وآشراط السّاعۃ، باب ذِکر ابن صیّاد، رقم (2927)۔

مسیح دجال کی حقیقت

مسیح دجال آدم کی اولاد میں سے ہوگا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا،اور اسے کچھ چیزوں پر قدرت دے گا پھر بعد میں اس سے وہ قوت چھین لے گا۔

قاضی عیاض کہتے ہیں: ”دجال کے قصے سے متعلق وہ احادیث جنہیں امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے،اہل حق کے نزدیک دجال کے واقعی موجود ہونے کی واضح دلیل ہیں، اور یہ کہ وہ ایک متعین شخص ہے،اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا،اور اسے کچھ چیزوں کی قدرت دے گا،تاکہ پاک وناپاک (اچھے برے) میں تمیز ہو جائے، جیسے:

اس نے جسے قتل کیا ہو گا اس مردے کو دوبارہ زندہ کر دینا۔

اس کے ہاتھوں دنیا کی رنگینی اور ہریالی وزرخیزی کا ظہور۔

اس کی جنت و جہنم اور اس کی دونوں نہروں کا اس کے ساتھ ہونا۔

زمین کے خزانے کا اس کی پیروی کرنا۔

اس کا آسمان کو بارش برسانے کا اور زمین کو غلہ اگانے کا حکم دینا۔

یہ سب کچھ اللہ کے حکم اور اس کی مرضی سے ہوگا، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس سے اس کی قدرت چھین لے گا، جیسا کہ نص ہے: (پھر اللہ تعالیٰ اسے کسی اور پر غلبہ نہیں دے گا)۔

لہذا اس کے بعد وہ اسی شخص کو دوبارہ قتل کرنے یا اس کے سوا کسی اور آدمی کو قتل

کرنے پر قادر نہیں ہو پائے گا، اس کے بعد اس کے معاملہ کا بطلان واضح ہو جائے گا، اور عیسیٰ اسے قتل کریں گے، اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے گا۔

یہی اہل سنت والجماعت کے فقہاء و محدثین اور ان جیسے لوگوں کا مذہب ہے[1]۔

***

(1) اِکمال المعلم بفوائد مسلم (474/8)۔

مسیح دجال کا ضعف اور اس کی کمزوری

مسیح دجال ایک کمزور انسان ہے جو اپنے کانا پن کو دور کرنے پر قادر نہیں، اور اگر مومن اس کا زمانہ پالے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اللہ کی مشیئت واذن سے اسے کچھ بھی نقصان لاحق نہیں ہوگا۔

مُظہری امام ابو بکر کلاباذی (ت: ۳۸۴ھ) سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:
''اگر وہ کانا نہ ہو کر صحیح آنکھوں والا ہوتا تو اس سے شبہ نہیں پیدا ہوتا، اور اس سے نبی ﷺ کی مراد یہ ہے کہ: وہ انسان ہے نہ کہ حیوان یا شیطان۔

نہ تو اسے طاقت و قوت کی برتری حاصل ہے اور نہ ہی اس کی حالت ایسی ہے کہ اُس سے کسی ظالم، جابر، سرکش اور غاصب لوگوں سے زیادہ خوف کھایا جائے۔

وہ انسان ہے جس کی ہیئت انسانوں کی ہیئت کی طرح ہے، جو چیزیں انسانوں کو تکلیف پہنچاتی ہیں وہ اسے بھی تکلیف پہنچاتی ہیں، اور جن چیزوں کی ضرورت انسانوں کو پڑتی ہے اسے بھی پڑتی ہے۔

اس کے اندر کانا پن کا عیب ہے جس سے وہ چاہ کر بھی چھٹکارا نہیں پاسکتا۔

اگر اللہ تعالیٰ اس پر ایک مچھر مسلط کر دے تو وہ حقیر مچھر اس کے تمام دعووں کی ہوا نکال دے۔

اگر اس کی ایک ساکن رگ حرکت کرنے لگ جائے یا متحرک رگ ساکن ہو جائے تو

اس کی قوت فنا ہو جائے گی اور یہ حالت اسے پریشان کر دے گی۔

یہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے ان لوگوں کے لئے بطور حوصلہ افزائی ہے جو اس کے زمانے میں آزمائے جائیں گے اور اس کا دور اقتدار پائیں گے، تاکہ وہ اس سے، اس پر قدرت رکھنے والے کسی صاحب اقتدار سے خوف کھانے سے، زیادہ خوف نہ کھائیں (1)۔

مُظہری کہتے ہیں: ''کلاباذی کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ: دجال تمہاری ہی طرح ایک انسان ہے، بلکہ تم سے بھی زیادہ کمزور ہے، کیونکہ وہ کانا ہے، اور کانا پن عیب و نقص ہے ہے، جس سے دو وجہوں سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ معبود نہیں ہے:

پہلی وجہ: اِلٰہ اور معبود ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ آفات، نقائص اور عیوب سے پاک ہو۔

دوسری وجہ: اگر وہ الہ اور معبود ہوتا تو اپنی ذات کے عیب اور نقص کو دور کر لیتا، اور اپنی ذات میں موجود نقص سے وہ کبھی راضی نہیں ہوتا۔

نیز یہ کہ اس کا یہ کانا پن: اگر خود اس کی اپنی ذات کی طرف سے ہے، تو الٰہ و معبود اپنی صفتوں میں عیب اور نقص نہیں رکھتا۔

اور اگر کسی غیر کی طرف سے ہے۔ اور یہی صحیح بات ہے۔ تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ناقص مخلوق ہے۔

لهذا ثابت ہوا کہ وہ بقیہ ظالم و جابر مخلوقوں کی طرح ایک مخلوق ہے'' (2)۔

❋❋❋

---

(1) المفاتيح في شرح المصابيح (410/5).

(2) المفاتيح في شرح المصابيح (410/5)۔

مسیح دجال کی موجودہ صورت حال

سنت نبویہ میں مسیح دجال کی موجودہ صورت حال کا ذکر موجود ہے، اور اس کی روشنی میں دجال کی موجودہ حالت مندرجہ ذیل ہے:

1- وہ ابھی زندہ ہے۔

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور البتہ میں[1] تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔ اور یقیناً وہ زمانہ قریب ہے کہ جب مجھے نکلنے کی اجازت ہو گی“۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

2- وہ سمندری جزیروں میں سے کسی ایک جزیرے پر ہے۔

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس نے بیان کیا کہ وہ (یعنی تمیم داری) سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ سوار ہوا جو لَخم اور جُذام[1] کی قوم میں سے تھے، ایک مہینہ تک سمندر کی لہریں سمندر میں ان سے کھیلتی رہیں۔ پھر وہ لوگ سمندر میں ڈوبتے سورج کی طرف ایک جزیرے کے کنارے جا لگے۔ پس وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی جو بوقت حاجت استعمال کے لئے بڑی کشتیوں میں رکھی ہوتی ہیں) میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے“۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

(1) یعنی: دجال خود اپنے بارے میں کہہ رہا ہے کہ میں تجھے اپنے بارے میں بتاؤں گا۔

3- وہ لوہے کی بیڑی میں سختی کے ساتھ جکڑا ہوا ہے، جس کی صفت کچھ یوں ہے:

أ-اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور بیڑیوں سے جکڑے ہوئے ہیں۔

ب-دونوں گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک بھی وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تمیم نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی سے) بڑے محل میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا''۔ اس حدیث کو امام مسلم [(1)] نے روایت کیا ہے۔

***

(1) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب قصة الجسّاسة، رقم (2942)، مذکورہ حدیث فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے۔

مسیح دجال کے خروج کی نشانیاں

احادیث میں مسیح دجال کے خروج سے قبل کچھ نشانیوں کے ظہور کا تذکرہ آیا ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- بَیسان کا نخلستان پھل دینا بند کر دے گا۔

بَیسان: فِلَسطِین کے اتر اور بُحیرہ طَبریہ (بحیرہ گلیل Sea of Galilee) کے دکھن کی طرف ایک شہر کا نام ہے، جو بُحیرہ طَبریہ سے پچیس (۲۵) کیلو میٹر جبکہ بیت المَقدِس سے ایک سو بیس (۱۲۰) کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس (دجال) نے کہا کہ: مجھے بیسان کے نخلستان کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ: تو اس کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ: میں اس کے نخلستان کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ: ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا کہ: خبردار رہو عنقریب وہ نہ پھلے گا''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس علامت کا ظاہر ہونا تقریبا آٹھ سو (۸۰۰) سال پہلے شروع ہو چکا ہے۔ یاقوت حموی (ت: ٦٢٦ھ) کہتے ہیں: ''میں نے اسے بارہا دیکھا ہے، میں نے اس میں کھجور کے دو بے ثمر (بانجھ) سے زیادہ درخت نہیں دیکھا''[1]۔

---

(1) معجم البلدان (527/1)۔

[بیسان کا نخلستان]

2- بُحَیرَہ طَبَرِیہ کے پانی کا سوکھ جانا۔

موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اس میں پانی بہت کم بچا ہے اور دنوں دن اس کا پانی کم سے کم تر ہوتا جارہا ہے۔

اور بُحَیرَہ طَبَرِیہ: فِلَسْطِین کے شمال میں جَوْلَان (گولان Golan) کے قریب ہے، جو بیت المَقدِس سے ایک سو پچاس (۱۵۰) کیلو میٹر، اور بَیْسَان کے شمال میں اس سے پچیس (۲۵) کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس (یعنی: دجال) نے کہا کہ: مجھے بُحیرہ طبریہ (طبرستان کے دریا) کے بارے میں بتلاؤ۔ ہم نے کہا کہ: تو اس دریا کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ وہ بولا کہ: اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ: اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا کہ: البتہ اس کا پانی عنقریب ختم ہو جائے گا''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

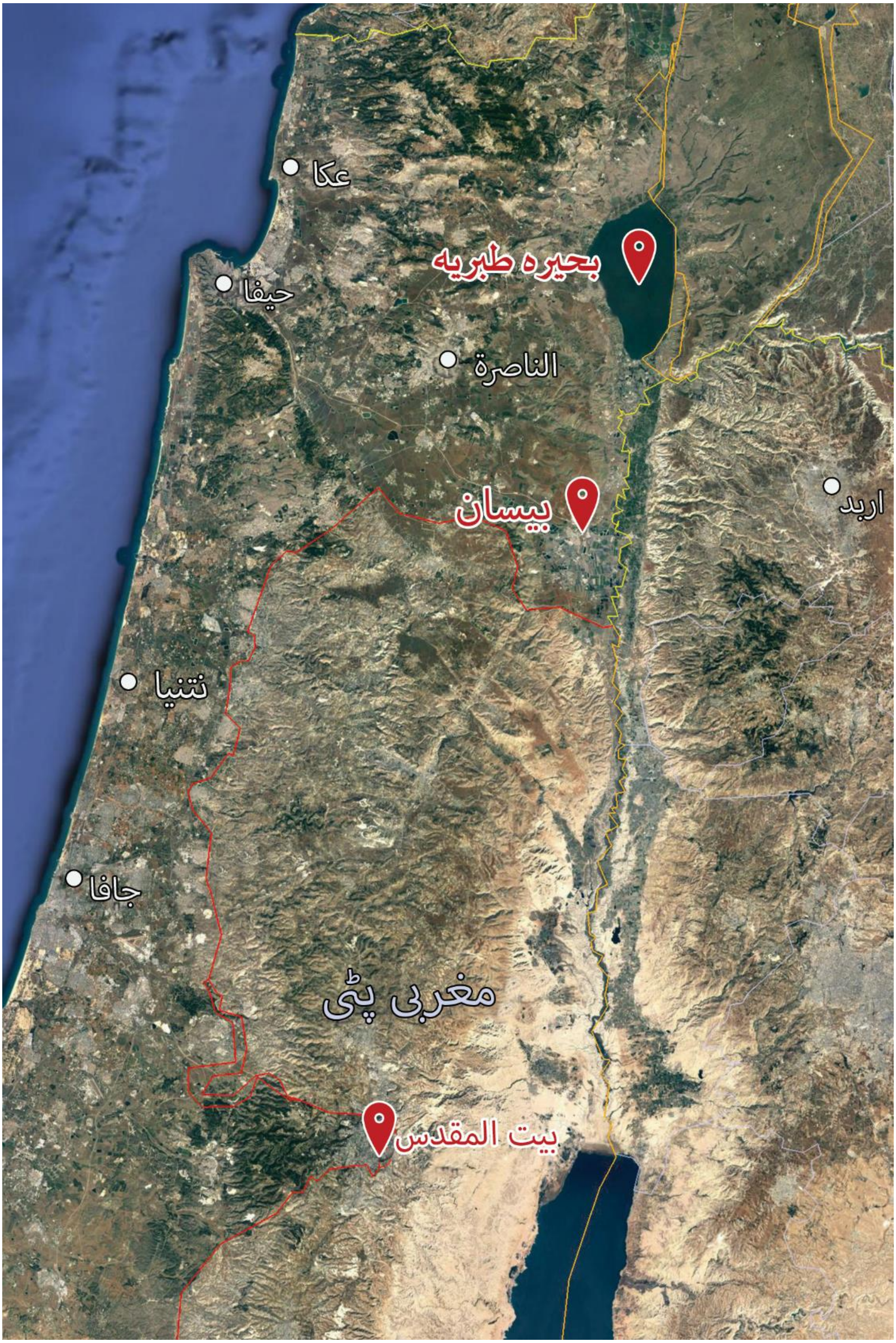
عكا
بحيره طبريه
حيفا
الناصرة
بيسان
اربد
نتنيا
جافا
مغربی پٹی
بيت المقدس

[بُحَیرَہ طَبَرِیہ]

[بحیرہ طبریہ، جس کے پانی کا کم ہونا واضح طور پر نظر آ رہا ہے]

3- زُغَر کے چشمہ کے پانی کا سوکھ جانا، اور لوگوں کا اس کے پانی کو زراعت کے لئے استعمال نہ کر پانا۔

زُغَر کا چشمہ: اردن میں، بُحیرہ مردار (Dead Sea) کے جنوب مشرقی ساحل پر، ''غور الصافی'' میں وادی حسا کے مہانا کے قریب واقع ہے، جو کَرَک سے ستائیس (۲۷) کیلو میٹر اور بیت المقدس سے پچاسی (۸۵) کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس نے (یعنی: دجال نے) کہا کہ: مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں خبر دو۔ لوگوں نے کہا کہ اس کا کیا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ کیا اس چشمہ میں پانی ہے؟ اور کیا وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

علامہ عبد الحق دہلوی (ت: ۱۰۵۲ھ) کہتے ہیں: ''زُغَرُ: شام میں ایک قریہ کا نام ہے، جہاں ایک چشمہ ہے، اور اس چشمہ کے پانی کا سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی علامت ہے''(1)۔

اور محمد بَشَّاری (ت: ۳۸۰ھ) ''زُغَر'' نامی قریہ کی صفت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ''یہ اجنبیوں کا قاتل اور خراب پانی والا شہر ہے، جس کی روح قبض کرنے میں ملک

---

(1) لمعات التنقیح في شرح مشكاة المصابیح (714/8)۔

الموت تاخیر کر رہے ہوں (اور اسے مرنے کی جلدی ہو) تو وہ اس شہر کا سفر کر لے، اس جیسا تباہ کن کوئی بھی اسلامی شہر نہیں ہے، میں نے وبائی امراض کے شکار مختلف شہر دیکھے ہیں لیکن اس جیسا ایک بھی نہیں دیکھا ہے"(1)۔

ہم نے ایک ثقہ اور قابل اعتماد آدمی کو شہر "زُغر" کا سفر کرنے اور وہاں کے باشندوں سے "زُغر کے چشمے" کے متعلق معلومات جمع کرنے کے لئے بھیجا، چنانچہ لوگوں نے چشمہ کی جانب اس کی رہنمائی کی بنابریں اس شخص نے اس چشمہ کی ویڈیو بنائی اور فوٹو بھی کھینچی، لوگوں نے بتایا کہ: "زُغر کا چشمہ دس سال پہلے میٹھے پانی سے لبالب بھرا ہوا تھا، اور لوگ اس چشمے کا پانی زراعت کے لئے استعمال کرتے تھے، بلکہ اسی چشمہ پر ان لوگوں کا دارومدار تھا، جبکہ آج (۱۴۴۳ھ) میں حالت یہ ہے کہ اس کا پانی بالکل کم ہو چکا ہے، اور آج کل اسے "عین عَبَاطہ" کے نام سے جانا جاتا ہے"(2)۔

---

(1) أحسن التقاسيم في معرفة الأقاليم (ص 178)۔

(2) ان کا بیان فوٹو اور ویڈیو کی شکل میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔

جافا
مغربی پٹی
بیت المقدس
بحر میت
الکرک
موته
عین زغر
الطفيله

[زُغَر کا چشمہ، اس کے پانی میں کمی واضح طور پر نظر آ رہی ہے]

٭ اس سلسلے میں وارد احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "تمیم داری نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی سے) بڑے محل میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم میری خبر پر قابو پا گئے ہو (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا)، تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں، سمندر میں جہاز میں سوار ہوئے تھے، لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی، پھر ہم تمہارے اس جزیرے میں آ لگے تو چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے، جہاں ہمیں ایک بھاری دُم کا اور بہت بالوں والا جانور ملا۔ ایک روایت میں ہے کہ: وہاں ایسے انسان سے ملاقات ہوئی جو اپنے بال کو گھسیٹ رہا تھا۔ ہم اس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے پچھلے حصے میں تفریق نہیں کر پا رہے تھے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دَیر (محل) میں ہے اور وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ پس ہم تیری طرف دوڑتے ہوئے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں وہ شیطان نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھے بَیسان کے نخلستان کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ تو اس کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟

ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہے۔اس نے کہا کہ خبر دار رہو عنقریب وہ نہ پھلے گا۔اس نے کہا کہ مجھے طبرستان کے دریا کے بارے میں بتلاؤ۔ہم نے کہا کہ تو اس دریا کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ وہ بولا کہ اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے۔اس نے کہا کہ البتہ اس کا پانی عنقریب ختم ہو جائے گا۔پھر اس نے کہا کہ مجھے زُغر کے چشمے کے بارے میں خبر دو۔لوگوں نے کہا کہ اس کا کیا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں! اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں"۔اس حدیث کو امام مسلم [1] نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

(1) کتاب الفتن واَشراط السَّاعة، باب قصة الجَسَّاسَة، رقم (2942)، مذکورہ حدیث فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے۔

مسیح دجال کب نکلے گا؟

دجال نے اپنے بارے میں بتایا کہ اس کا نکلنا قریب ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس خبر کی تصدیق بھی کی۔ تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "البتہ میں[۱] تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔ اور وہ زمانہ قریب ہے کہ جب مجھے نکلنے کی اجازت ہو گی"۔ اس حدیث کو امام مسلم[2] نے روایت کیا ہے۔

اس کے نکلنے سے پہلے کی ایک علامت: قُسطُنطِینِیَّہ[3] (قسطنطنیہ) کا فتح ہونا ہے، فتح کیے بغیر صرف اس پر حملہ کرنا مراد نہیں ہے۔

مسلمانوں نے اس پر کئی بار حملہ کیا۔ پہلا حملہ معاویہ بن ابو سفیان کے دور میں

---

(1) یعنی: دجال خود اپنے بارے میں کہہ رہا ہے کہ میں تجھے اپنے بارے میں بتاؤں گا۔

(2) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب قصة الجسّاسة، رقم (2942)، یہ حدیث فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے۔

(3) **القُسطُنطِينِيّة**: (قسطنطنیہ) آج کل اسے "اِسطَنبُول (استنبول)" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اِسطَنبُول بن طیماوس نے اس کی تعمیر کا آغاز کروایا، مگر اس کی تکمیل سے پہلے ہی وفات پا گیا۔ پھر اس کے بیٹے قسطنطین نے اس کی تعمیر مکمل کی۔ اسے قسطنطین کے باپ "اِسطَنبُول (استنبول)" کی نسبت سے "اِسطَنبُول (استنبول)" کہا گیا، جبکہ مملکت روم کے مؤسس "قسطنطین" کی نسبت سے یہ "قُسطُنطِینِیہ (قسطنطنیہ)" کہلایا۔

محمد الفاتح کے ہاتھوں ۸۵۷ھ میں اِس کی فتح کے بعد انہوں نے اس کا نام "اسلامبُول" رکھا، جس کا مطلب ہے: "اسلام کا شہر"۔

اور ۱۳۵۰ھ میں اِس کا نام بدل کر "اسطنبول (استنبول)" رکھا گیا۔

(۴۹ھ) میں ہوا لیکن اسے فتح نہیں کیا جا سکا۔

جہاں تک اس کو فتح کرنے کی بات ہے، تو اسے دو بار فتح کیا جانا ہے:

پہلی بار: اسے محمد بن مراد بن محمد جن کا لقب "محمد فاتح" تھا، نے (۸۵۷ھ) میں لڑائی کے بعد فتح کیا، اور یہ فتح دجال کے نکلنے کی علامت نہیں ہے، کیونکہ اس وقت اسے لڑ کر فتح کیا گیا تھا۔

ملا علی قاری (ت: ۱۰۱۴ھ) کہتے ہیں: "قسطنطنیہ بہت زیادہ قتال اور لڑائی کے بعد فتح کی جائے گی"[1]۔

دوسری بار آخری زمانے میں اسے جنگ کیے بغیر صرف تہلیل و تکبیر کے ذریعہ ہی فتح کیا جائے گا، اور اس کا اس طرح سے فتح کیا جانا مسیح دجال کے نکلنے کی علامت ہو گی۔

آخری زمانے میں مسلمان جب قسطنطنیہ کو محض تہلیل و تکبیر کے ذریعہ لڑائی بھڑائی کے بغیر ہی فتح کر لیں گے، تو اس کے بعد مسیح دجال کا ظہور ہو گا۔ اور اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- نبی ﷺ نے فرمایا:

"تم نے ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت

(1) مرقاۃ المفاتیح (3416/8)۔

قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد وہاں جہاد کریں گے، جب وہ وہاں پہنچ کر پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ نہ تو اسلحہ سے لڑیں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے، وہ" لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر" پڑھیں گے تو اس (شہر کی فصیل کا) ایک حصہ گر پڑے گا۔ ثور بن یزید راوی بیان کرتے ہیں: میں نہیں جانتا مگر حضرت ابوہریرہ نے اس حصہ کے متعلق فرمایا جو سمندر کی طرف ہے۔ پھر وہ دوسری مرتبہ: "لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر" پڑھیں گے تو اس (شہر کی فصیل کا) دوسرا حصہ بھی گر پڑے گا، پھر وہ تیسری مرتبہ "لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر" پڑھیں گے تو وہ (شہر) ان کے لیے کھول دیا جائے گا چنانچہ مسلمان اس میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے، اس دوران کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے ایک زوردار آواز انہیں سنائی دے گی کہ دجال کا ظہور ہو چکا ہے، چنانچہ وہ ہر چیز چھوڑ کر واپس آجائیں گے"۔ اس حدیث کو امام مسلم [1] نے روایت کیا ہے۔

۲- اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انہوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا کہ: مسیح (دجال) تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں تک پہنچ چکا

---

(1) کتاب الفتن وآشراط السّاعۃ، باب لا تقوم السّاعۃ حتی یمرّ الرّجل بقبر الرّجل، فیتمنّٰی اَن یکون مکان المیّت من البلاء، رقم (2920)، مذکورہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔

ہے وہ نکل پڑیں گے مگر یہ جھوٹ ہو گا۔جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے۔تو وہ نمودار ہو جائے گا"۔اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔[1]

ابن کثیر کہتے ہیں: "آخری زمانے میں اس کو (یعنی: دجال کو) نکلنے کی اجازت دی جائے گی، جبکہ مسلمان روم کا شہر جسے قسطنطنیہ کے نام سے جانا جاتا ہے، فتح کر چکے ہوں گے"۔[2]

***

(1) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب في فتح قسطنطينية، وخروج الدّجّال، ونزول عيسى ابن مريم، رقم (2897)، مذکورہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔

(2) البداية والنهاية (205/19)۔

مسیح دجال کے نکلنے کا سبب

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے ایک سبب بنایا ہے، مسیح دجال کے نکلنے کا سبب بھی ایک غصہ ہوگا جس کی وجہ سے وہ انتہائی غضب ناک ہو جائے گا۔ نافع کہتے ہیں:

"ابن عمر ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستے میں ملے میں تو ابن عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا۔ وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہو گئی۔ عبداللہ بن عمر، ام المؤمنین سیدہ حفصہ کے پاس گئے اور ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: دجال جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصے میں ہو گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم[1] نے روایت کیا ہے۔

علامہ صنعانی (ت: ۱۱۸۲ھ) کہتے ہیں: "اس کے غصے کے سبب کا ذکر نہیں کیا، تاہم مراد یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ جب اس کا نکلنا مقدر کرے گا تو ایسا سبب پیدا کر دے گا جو اسے غضب ناک کر دے گا"[2]۔

❊❊❊

(1) کتاب الفتن واشراط السّاعة، باب ذِکر ابن صیّاد، رقم (2932)۔
(2) التنویر شرح الجامع الصغیر (205/4)۔

مسیح دجال کے ظہور کی جگہ

سنت نبویہ میں دجال کے ظہور کی جگہ کا بیان آیا ہے اور اس کی وضاحت یوں ہے:

1- وہ مشرق (پورب) سے نکلے گا، یعنی: مدینہ منورہ کی مشرقی جہت سے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”خبردار رہو کہ وہ شام[۱] یا یمن[۲] کے سمندر میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق[۳] کی طرف ہے“۔ اس حدیث کو امام مسلم[4] نے روایت کیا ہے۔

2- ابو عبداللہ محمد قرطبیؒ کہتے ہیں: یہ یا تو نبی ﷺ کی طرف سے شک اور گمان ہے، یا پھر پہلے پہل تو آپ ﷺ نے اسے سامعین پر مبہم رکھنا چاہا، پھر اس کی نفی اور کاٹ کرتے ہوئے یقینی طور پر فرمایا: (بلکہ وہ پورب کی طرف ہے)“[5]۔

(1) بَحرُالشَّام: اس سے مراد: بحر ابیض متوسط (بحیرہ روم Mediterranean Sea) ہے۔

(2) بَحرُالیَمَن: یہ یمن اور عُمان کے جنوب میں واقع ہے۔ آج کل اسے ”بَحرُالعَرَب Arabian Sea“ کہا جاتا ہے۔

(3) اس تفصیل کا اطلاق ”بحر قزوین (بحیرہ کیسپین)“ پر ہوتا ہے، جو کہ: چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا سب سے بڑا سمندر ہے۔

(4) کتاب الفتن وأشراط السّاعۃ، باب قصۃ الجَسَّاسَۃ، رقم (2942)، یہ حدیث فاطمہ بنت قیسؓ سے مروی ہے۔

(5) التذکرۃ بأحوال الموتی وأمور الآخرۃ (ص1344)۔

ترکی
آرمینیا
آذربیجان
باکو
کیسپین دریا
قبرص
شام
لیونٹائن سمندر
اردن
یروشلم
عراق
ایران
کویت
خلیج عرب
بحرین
قطر
مدینہ منورہ
مدینہ منورہ
سعودی عرب
جدہ
مکہ مکرمہ
بحر احمر
اریٹیریا
یمن

3- وہ خراسان سے نکلے گا۔

اورخُرَاسَان: ایک وسیع خطہ کا نام ہے جس میں: بحر قزوین (بحیرہ کیسپین Caspian Sea) کا جنوبی، مغربی جنوبی اور مشرقی جنوبی حصہ شامل ہے جس کی وسعت جنوب تک پھیلی ہوئی ہے۔[(1)]

ابو بکر صدیق کہتے ہیں کہ: «حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ''ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: یقیناً دجال، مشرقی سرزمین، جسے خراسان کہتے ہیں، سے نمودار ہو گا،اس کی پیروی کرنے والے لوگوں کے چہرے گویا کہ تہ بہ تہ ڈھالیں[(۲)] ہیں''۔اس حدیث کو امام احمد[(3)] نے روایت کیا ہے۔

(1) حدودِ خُراسان: اس کے شمال میں: بحر قَزوین اور نہر جَیحُون، اور جنوب میں: کِرمَان، اور مشرق میں: کابُل، اور مغرب میں: جُونقان، ہے۔

(2) علامہ نووی شرح صحیح مسلم (37/18) میں کہتے ہیں: ''یہ: ترکوں کے چہروں کو ان کی چوڑائی میں اور ان کے رخسار کے پھیلاؤ اور ابھار کو ہتھوڑے مارے ہوئے ڈھال سے تشبیہ دینا ہے''۔

(3) مسند احمد، رقم (12)۔

الشمال
خوارزم
أوزبكستان
نهر
جيحون
بحر المشرق
(بحر قزوين)
أذربيجان
أردبيل
تركمانستان
خراسان
كابل
أفغانستان
جونقان
إيران
كرمان
عمان

4- اصبہان کے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) یہودی اس کی پیروی کریں گے، وہ طَیْلَسَان (چادر)اوڑھے ہوئے ہوں گے۔

اصبہان: تہران کے جنوب میں ایک شہر ہے، جو تہران سے چار سو پچاس (۴۵۰) کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔

طَیْلَسَان: ایک طرح کی چادر ہے، جس سے یہودی اپنے سر یا کندھے ڈھانپتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اصبہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) (یہودی) دجال کی پیروی کریں گے ان کے جسموں پر خاص قسم کی چادریں ہونگی''۔ اس حدیث کو امام مسلم[1] نے روایت کیا ہے۔

ابن کثیر کہتے ہیں: ''دجال اصبہان کے ایک محلہ سے نکلے گا، جس کو ''یہودیہ'' کہا جاتا ہے، اس کے باشندوں میں سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) یہودی دجال کی نصرت وتائید کریں گے، ان کے جسموں پر اسلحہ (ہتھیار) اور سیجان۔ یعنی: ہری چادریں۔ ہوں گی، اسی طرح تاتاریوں میں سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) لوگ اور اہل خراسان میں سے ایک جماعت دجال کی تائید ونصرت کرے گی''[2]۔

(1) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب في بقيّة من أحاديث الدّجّال، رقم (2944)، مذکورہ حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔

(2) البداية والنهاية (205/19)۔

آذربیجان
باکو
کیپسین سمندر
اردبیل
زنجان
ساری
کیسپین
سنندج
کرمانشاه
اراک
کاشان
اصفهان

[طَیلَسان، وہ خاص قسم کی چادر جسے یہودی اوڑھے ہوں گے]

5- جب وہ نکلے گا تو اس کا ہدف و مقصود مدینہ ہو گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ''دجال مشرق کی طرف سے آئے گا، اور اس کا ہدف مدینہ ہو گا''۔اس حدیث کو امام مسلم (1) نے روایت کیا ہے۔

شاید اس کا مدینہ کا قصد کرنے کے پیچھے علت یہ ہے کہ آخری زمانے میں ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''ایمان مدینہ میں ویسے ہی سمٹ جائے گا، جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ جاتا ہے''۔ متفق علیہ (2)۔

6- وہ شام اور عراق کے درمیان کے راستے سے مدینہ کی طرف جائے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ شام اور عراق کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا''۔اس حدیث کو امام مسلم (3) نے روایت کیا ہے۔

ابو العباس احمد قرطبیؒ (ت: ٦٥٦ھ) کہتے ہیں: ''دجال کے نکلنے کی شروعات

---

(1) کتاب الحج، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطّاعون والدّجّال إلیھا، رقم (1380)، یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

(2) اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب فضائل المدینۃ، باب الإیمان یأرز إلی المدینۃ، رقم (1876)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الإیمان، باب بیان أنَّ الإسلامَ بدأ غریباً وسیعودُ غریباً، وأنّہ یأرِزُ بین المسجدین، رقم (147)، مذکورہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

(3) کتاب الفتن وأشراط السّاعۃ، باب ذِکر الدّجّال وصفتہ ومامعہ، رقم (2937)، یہ حدیث نواس بن سمعان سے مروی ہے۔

خراسان سے ہو گی، پھر وہ عراق اور شام کے درمیان کے راستے سے حجاز کی طرف بڑھے گا“[1]۔

(1) المفہم لما اَشکل من تلخیص کتاب مسلم (116/23)۔

کیسپین سمندر
کویت
خلیج عرب
بحرین
مدینه
سعودی عرب

***

مسیح دجال کے ظہور کے وقت لوگوں کی حالت

سنت نبویہ میں دجال کے نکلنے کے وقت لوگوں کی حالت کا بیان آیا ہے، اور وہ درج ذیل ہے:

۱- لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ دجال سے فرار ہو کر پہاڑوں میں جائیں گے''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- مسلمان رومیوں سے جنگ لڑ رہے ہوں گے، پھر مسلمان ان سے جیت جائیں گے اور انہیں مال غنیمت حاصل ہوگا، اسی اثنا میں وہ دجال کے خروج کی خبر سنیں گے، تو ان کے ہاتھوں میں جو کچھ بھی غنیمت اور دیگر مال واسباب ہوں گے سبھوں کو پھینک دیں گے، اپنی عورتوں اور بچوں کے سلسلے میں خوف کھاتے ہوئے، اور اپنے اہل خانہ کی خبر گیری کرنے کے واسطے اپنے گھر والوں کے پاس پہنچیں گے۔

ابن مسعود کہتے ہیں: ''پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکار ان کو آئے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں آگیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور دس سواروں کو طلائے (جاسوس) کے طور پر روانہ کریں گے''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳- جب وہ مدینہ کے قریب آئے گا تو وہاں کے باسیوں میں سے ایک مومن آدمی

اس کے پاس آئے گا اور اس سے کہے گا کہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ’’۔مدینہ سے۔اس دن ایک شخص اس کی طرف نکل کر بڑھے گا، یہ لوگوں میں سب سے بہترین نیک مرد ہو گا یا (یہ فرمایا کہ) سب سے بہترین لوگوں میں سے ہو گا، وہ شخص کہے گا کہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تو دجال ہے ‘‘۔ متفق علیہ۔

٭ اس سلسلے میں وارد احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

1- ام شریک کہتی ہیں کہ: انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"لوگ دجال سے فرار ہو کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے"۔ام شریک نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس دن عرب قلیل تعداد میں ہوں گے"۔اس حدیث کو امام مسلم[1] نے روایت کیا ہے۔

2- یُسَیْر بن جابر سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا:

"قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ نہ ترکہ بٹے گا اور نہ مال غنیمت سے خوشی ہو گی پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ملک شام کی طرف۔اور کہا: دشمن مسلمانوں سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے۔میں نے کہا: دشمن سے آپ کی مراد روم (نصاریٰ) ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہو گی۔ مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے (کی شرط پر اس) کے لیے آگے بڑھے گا اور بغیر غلبہ کے نہ لوٹے گا (یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں گے)۔ پھر دونوں فریق لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی، کسی کو غلبہ نہ ہو گا اور جو لشکر لڑائی کے لیے آگے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی اس کے سب لوگ قتل ہو جائیں گے)۔دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرنے کے لیے یا غالب ہونے کے لیے جائے گا اور لڑائی جاری رہے گی یہاں تک کہ شام

(1) كتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب في بقيّة من أحاديث الدّجّال، رقم(2945)۔

ہو جائے گی۔ پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہو گا، جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہو جائے گا۔ پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی ہوتی رہے گی، پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی۔ کسی کو غلبہ نہ ہو گا اور وہ لشکر جو آگے بڑھا تھا فنا ہو جائے گا۔ جب چوتھا دن ہو گا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے وہ سب آگے بڑھیں گی۔ اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہو گی کہ ویسی خونریز لڑائی مستقبل میں پھر نہ دیکھی جائے گی، یا ویسی لڑائی ماضی میں کسی نے نہ دیکھی ہو گی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے پہلوؤں سے گزرے گا اور وہ ان سے جونہی گزرے گا مر کر گر جائے گا۔ ایک باپ کی اولاد اپنی گنتی کرے گی جو تعداد میں سو تھی، تو ان میں سے ایک کے سوا کوئی نہ بچا ہو گا، ایسی حالت میں مالِ غنیمت سے کون سی خوشی حاصل ہو گی اور کون سا ترکہ بانٹا جائے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکار ان کو آئے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں آگیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہو گا اس کو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور دس جاسوس شہسوار آگے بھیجیں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ تک جانتا ہوں وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے یا اس وقت روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے''۔ اس حدیث کو امام مسلم [1] نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں نبی ﷺ کا یہ فرمان: ''میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے

(1) كتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب إقبال الرُّوم في كثرة القتل عند خروج الدّجّال، رقم (2899)۔

گھوڑوں کے رنگ تک کو پہچانتا ہوں"۔اور دوسری حدیث میں نبی ﷺ کا یہ قول: "اس اثنا میں کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت سے لٹکا رکھے ہوں گے"[1]۔اس بات کی دلیل ہے کہ آخری زمانے میں جنگ گھوڑوں اور تلواروں سے لڑی جائے گی۔

البتہ کیا صرف گھوڑوں اور تلواروں سے آخری زمانے کی جنگ لڑی جائے گی یا اس میں جدید جنگی ہتھیاروں کا بھی استعمال ہوگا؟ تو اس کا علم محض اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔

3- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دجال نکلے گا، اور مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا تو راستے میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے۔ وہ اس سے پوچھیں گے کہ تو کہاں جاتا ہے؟ وہ بولے گا کہ میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ کہیں گے کہ کیا ہمارے رب پر تو ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا کہ ہمارا رب چھپا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے کہ اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے کہ ہمارے مالک نے تو کسی کو مارنے سے منع کیا ہے جب تک اس کے سامنے نہ لے جائیں، پھر اس کو دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب وہ مومن آدمی دجال کو دیکھے گا تو کہے گا کہ: اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ دجال اس کے بارے میں حکم دے گا لہذا اسے پیٹ کے بل لٹا دیا جائے گا، پھر دجال اپنے لوگوں سے کہے گا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو۔ تو اس کی پیٹھ اور پیٹ پر مارا جائے گا۔ پھر

---

(1) كتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب في فتح قسطنطينية، وخروج الدّجّال، ونزول عيسى ابن مريم، رقم (2897)، مذکورہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔

دجال اس سے پوچھے گا کہ تو میرے اوپر (یعنی میری خدائی پر) یقین نہیں کرتا؟ وہ کہے گا کہ تو مسیح کذاب (جھوٹا کانا) ہے۔ پھر دجال حکم دے گا تو اسے آرے کے ذریعہ سر سے لے کر دونوں پاؤں تک چیرا جائے گا، یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں چلے گا اور کہے گا کہ: اٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص (زندہ ہو کر سیدھا) اٹھ کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس سے پوچھے گا کہ اب تو میرے اوپر ایمان لایا؟ وہ کہے گا کہ مجھے تو اور زیادہ یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے۔ پھر وہ مومن آدمی لوگوں سے کہے گا کہ اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور کے ساتھ یہ کام نہ کر سکے گا۔ پھر دجال اس کو ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا تو اس کے گلے سے لے کر ہنسلی تک کا حصہ تانبے کا بن جائے گا اور وہ اسے ذبح نہ کر سکے گا۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس کو آگ میں پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص سب لوگوں میں اللہ رب العالمین کے نزدیک بڑا شہید ہے"۔ اس حدیث کو امام مسلم[1] نے روایت کیا ہے۔

4- رسول اللہ ﷺ نے دجال کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"دجال مدینہ کے قریب کی ایک کھاری شور زمین تک پہنچے گا۔ (مدینہ سے) اس دن ایک شخص اس کی طرف نکل کر بڑھے گا، یہ لوگوں میں سب سے بہترین نیک مرد ہو گا یا (یہ فرمایا کہ) سب سے بہترین لوگوں میں سے ہو گا، وہ شخص کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی تھی۔ دجال کہے گا: اگر

(1) كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في صفة الدجّال، وتحريم المدينة عليه وقتله المؤمن وإحيائه، رقم (2938)، مذکورہ حدیث ابو سعید خدری سے مروی ہے۔

میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر ڈالوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا؟ اس کے حواری کہیں گے: نہیں، چنانچہ دجال انہیں قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ بندہ کہے گا: اللہ کی قسم! اب تو مجھ کو پورا یقین ہو چکا ہے کہ تو ہی دجال ہے۔ دجال چاہے گا کہ اسے پھر سے قتل کر دے لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پا سکے گا۔"۔ متفق علیہ [(1)]۔

❋❋❋

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن، باب لا یدخل الدَّجّال المدینة، رقم (7132)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب في صفة الدَّجّال، وتحریم المدینة علیه وقتله المؤمن وإحیائه، رقم (2938)، مذکورہ حدیث ابو سعید خدری سے مروی ہے۔

زمین پر مسیح دجال کی تیز رفتاری

۱- دجال کے زمین پر چلنے کی رفتار بڑی تیز ہوگی، نبی کریم ﷺ نے اس کے چلنے کی رفتار کو بادلوں کی رفتار سے تشبیہ دی ہے جب ہوا اُسے اِدھر اُدھر اڑاتی پھرتی ہو۔

نَوَّاس بن سَمعان کہتے ہیں کہ: ”ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو“۔

اس حدیث کو امام مسلم(1) نے روایت کیا ہے۔

۲- زمین میں اپنی سرعت رفتار کی وجہ سے: دجال چالیس کے دن اندر ہی سارے شہروں کا چکر لگا لے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، کیونکہ ان دونوں شہروں میں اس کا داخلہ حرام ہے۔

تمیم داری نے نبی ﷺ کو جو خبر دی تھی، اس کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

”البتہ میں(۲) تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ مسیح ہوں (تمام زمین میں پھرنے والا، یعنی دجال) اور یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو نکلنے کی اجازت ہوگی۔ سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں چالیس رات کے اندر نہ جاؤں، سوائے مکہ اور طیبہ

(1) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذِكر الدَّجّال وصفته ومامعه، رقم (2937)۔

(2) یعنی: مسیح دجال۔

(مدینہ) کے، کیونکہ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے۔ جب میں ان دو بستیوں میں سے کسی ایک کے اندر جانا چاہوں گا تو میرے آگے ایک فرشتہ بڑھ آئے گا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو گی، وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور بیشک اس کے ہر ایک ناکا پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے"۔ اس حدیث کو امام مسلم [1] نے روایت کیا ہے۔

ابن کثیر کہتے ہیں: "وہ اترے گا اور دنیا میں ملک در ملک، قلعہ در قلعہ، خطہ بہ خطہ، شہر در شہر گھومے گا، اور دنیا میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں بچے گا جس کو وہ اپنی سواری اور پاؤں سے (یعنی: جو بھی اس کی طاقت و وسعت میں ہو گا اس کا استعمال کرتے ہوئے) روند نہ ڈالے، مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر" [2]۔

❊❊❊

---

(1) کتاب الفتن واشراط السّاعۃ، باب قصۃ الجسّاسۃ، رقم (2942)، مذکورہ حدیث فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے۔

(2) البدایۃ والنھایۃ (205/19)۔

مَسیح دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

مسیح دجال روئے زمین پر سفر کرے گا اور ملک در ملک گھومے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے، کیونکہ یہ دو عظیم شہر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہروں میں اس کا داخلہ حرام قرار دیا ہے۔

* اس سلسلے میں وارد احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

١ – رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ مکہ اور مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے''۔ متفق علیہ[(1)]۔

2 – اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ چاروں طرف سے فرشتوں کے ذریعہ گھیرا ہوا ہے، اس کے سبھی ناکے پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کر رہے ہیں، اس میں نہ تو طاعون داخل ہو گا اور نہ دجال، جو اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔ اس حدیث کو امام احمد[(2)] نے روایت کیا ہے۔

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدَّجّال المدینۃ، رقم (1881)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وأشراط السّاعۃ، باب قصۃ الجسّاسۃ، رقم (2943)، یہ حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔

(2) مسند میں، رقم (8373)، یہ حدیث سعد بن مالک اور ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

۳- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ کے ناکوں پر فرشتے تعینات ہیں کہ اس میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا“۔ متفق علیہ[1] ۔

***

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدَّجّال المدینۃ، رقم (1880)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الحج، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطّاعون والدَّجّال إلیھا، رقم (1379)، مذکورہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

مسیح دجال کا رعب اور اس کی دہشت مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گی

مدینہ میں سکونت پذیر مومنوں پر اللہ کا یہ فضل ہے کہ جب دجال نکلے گا تو وہ اس سے نہ تو گھبرائیں گے اور نہ ڈریں گے، ابو بکرہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا، اس دور میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے"۔ اس حدیث کو امام بخاری[1] نے روایت کیا ہے۔

جب وہ جُرُف۔ مدینہ کے کنارے۔ اترے گا تو مدینہ تین بار کانپے گا، اور اس وقت مدینہ میں جتنے کافر اور منافق ہوں گے سبھی نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پھر دجال اس کھاری شور سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب)۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: جُرُف کی کھاری شور زمین میں اترے گا اور وہیں اپنا خیمہ نصب کرے گا۔ اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا"۔ متفق علیہ[2]۔

ابن حجر کہتے ہیں: "(ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ، مدینہ کانپے گا) یعنی: یکے بعد دیگرے

---

(1) کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدَّجّال المدینۃ، رقم (1879)۔

(2) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدَّجّال المدینۃ، رقم (1881)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وأشراط السّاعۃ، باب قصۃ الجسّاسۃ، رقم (2943)، مذکورہ حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔

اس میں زلزلہ آئے گا، اور پھر تیسری بار (بھی زلزلہ آئے گا)، یہاں تک کہ اس میں سے وہ (سب) آدمی نکل جائے گا جو اپنے ایمان میں مخلص نہیں ہوگا، اور اس کے بعد مدینہ میں صرف خالص ایمان والے مومن ہی بچیں گے، جس پر دجال تسلط اور قابو نہیں پائے گا۔

اور یہ حدیث ابو بکرہ کی سابقہ حدیث کے معارض نہیں ہے کہ (لَا يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ الدَّجَّالِ، مدینہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا): کیونکہ رعب سے مراد ہے: اس کے تذکرہ کے وقت ہونے والی گھبراہٹ، اور اس کی سرکشی کے ڈر سے لاحق ہونے والا خوف، نہ کہ وہ لرزش اور تھرتھراہٹ جو غیر مخلص مومنوں کو مدینہ سے نکالنے کے لئے واقع ہونے والے زلزلہ کے سبب ہوگی"[(1)]۔

کُورانی (ت: ۸۹۳ھ) کہتے ہیں: "اگر تم یہ کہو کہ: جب مدینہ میں دجال کا رعب اور اس کی دہشت داخل نہیں ہوگی تو اہل کفر ونفاق کیسے مدینہ سے باہر نکلیں گے؟

تو میں کہوں گا کہ: جو لوگ مدینہ سے باہر نکلیں گے وہ زلزلہ کے خوف سے نیز دجال کے پاس موجود (فریبی) جنت اور خیر و بھلائی کی چاہ میں باہر نکلیں گے"[(2)]۔

❊❊❊

(1) فتح الباري (96/4)۔

(2) الكوثر الجاري إلى رياض أحاديث البخاري (47/11)۔

مدینہ کے کنارے کی وہ جگہ جہاں دجال اترے گا

مسیح دجال جب نکلے گا تو اس کا ہدف اور مقصد مدینہ ہی ہو گا، البتہ وہ اس کے اندر داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ ہی مکہ کے اندر داخل ہو پائے گا، جبکہ دنیا کے سبھی ملکوں میں داخل ہو گا، نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوائے مکہ اور مدینہ کے''۔ متفق علیہ (1)۔

وہ شہر مدینہ کے کنارے، حرم کی حدود سے باہر، اُحد پہاڑ کے پیچھے جُرُف کی کھاری شور سرزمین میں اترے گا، پھر فرشتے اسے شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہ وہیں ہلاک ہو گا۔

احادیث نبویہ میں اس جگہ کی صفت مذکور ہے جہاں مدینہ کے اندر دجال اترے گا۔ اور اس کی تفاصیل درج ذیل ہیں:

1- وہ مدینہ کے ناحیہ، یعنی مدینہ کے کنارے اترے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہاں تک کہ وہ مدینہ کے کنارے اترے گا''۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

2- وہ کوہ اُحد کے پیچھے اترے گا۔

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب فضائل المدینة، باب لا یدخل الدَّجّال المدینة، رقم (1881)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب قصة الجسّاسة، رقم (2943)، مذکورہ حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔

اُحُد: شہر مدینہ کے اُتر کی طرف ایک پہاڑ ہے، جو مسجد نبوی سے چار (۴) کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "یہاں تک کہ وہ اُحد کے پیچھے اترے گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

3- وہ جُرُف کے سبخہ میں اترے گا۔

"جُرُف": شہر مدینہ میں کوہ اُحد کے پچھم کی طرف ایک جگہ کا نام ہے۔

اور "سَبَخَۃ": اس کھاری شور زمین کو کہتے ہیں جو نمکین ہونے کی وجہ سے کچھ بھی نہیں اگاتی۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "چنانچہ وہ (دجال) جُرف کی شوریلی زمین میں آئے گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

4- پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف موڑ دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہو گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

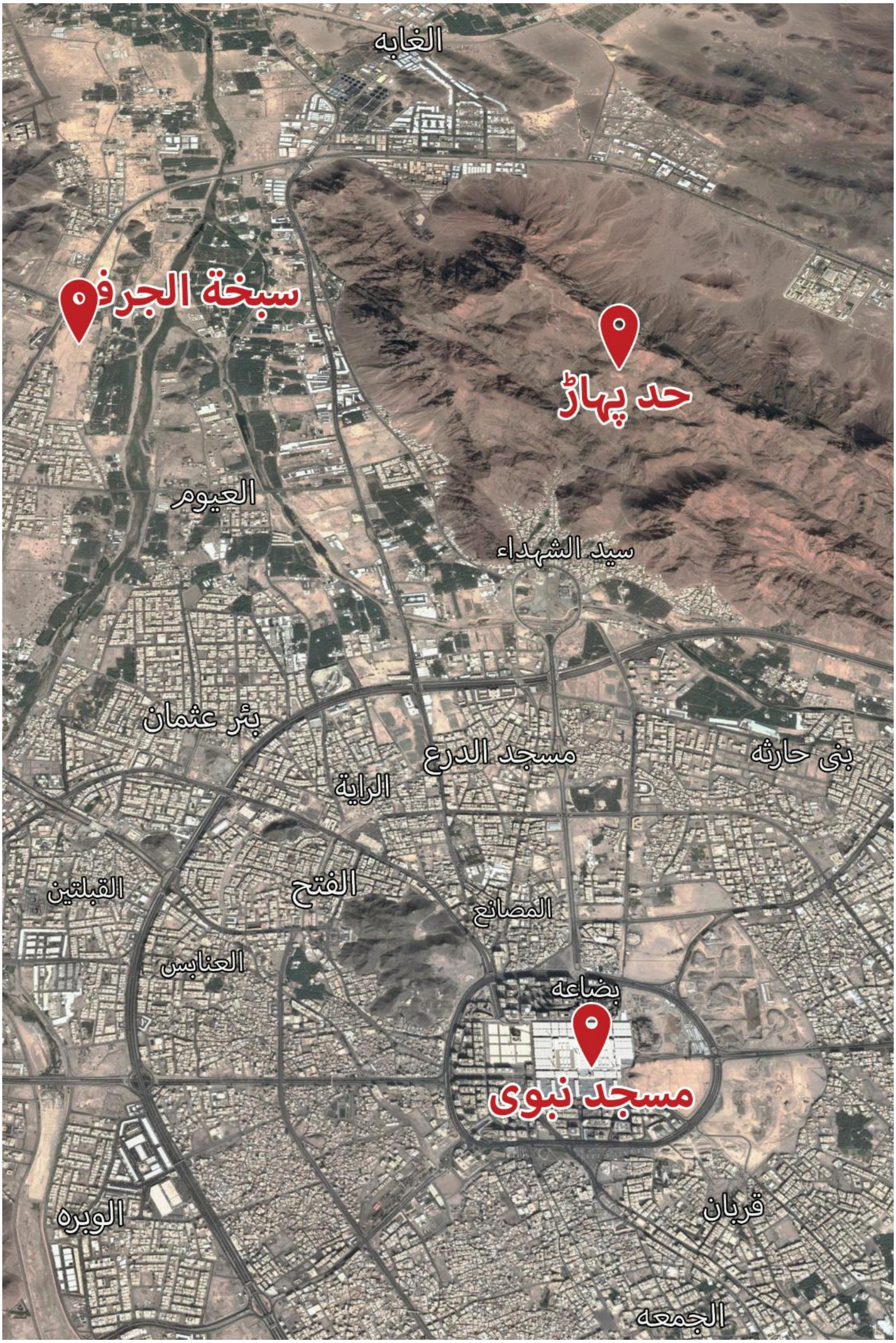
الغابه
سبخة الجرف
حد پہاڑ
العيوم
سيد الشهداء
بئر عثمان
مسجد الدرع
بنی حارثه
الراية
القبلتين
الفتح
المصانع
العنابس
بضاعه
مسجد نبوی
الوبره
قربان
الجمعه

مغربی پٹی
باب لد
عمان
بیت المقدس
اردن
سکاکا
تبوک
غردقه
العلا
مدینه
ینبغ

❊ اس سلسلے میں وارد احادیث کا بیان درج ذیل ہے:

1- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال آئے گا یہاں تک کہ وہ مدینہ کے کنارے اترے گا، پھر مدینہ تین بار کانپے گا، لہذا مدینہ میں رہنے والے تمام کافر و منافق نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے"۔اس حدیث کو امام بخاری[1] نے روایت کیا ہے۔

2- نبی ﷺ نے فرمایا: "دجال پورب کی طرف سے آئے گا، اس کا ہدف مدینہ ہوگا، یہاں تک کہ وہ کوہ اُحد کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف موڑ دیں گے، اور وہ وہیں ہلاک ہوگا"۔اس حدیث کو امام مسلم[2] نے روایت کیا ہے۔

3- نبی ﷺ نے فرمایا:

"کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوائے مکہ اور مدینہ کے۔مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے۔ پھر دجال اس کھاری شور سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب)۔اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: جُرُف کی کھاری شور زمین میں اترے گا اور وہیں اپنا خیمہ نصب کرے گا۔اور مدینہ

---

(1) کتاب الفتن، باب ذِکرُ الدَّجّال، رقم (7124)، مذکورہ حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔
(2) کتاب الحج، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطّاعون والدَّجّال إلیھا، رقم (1380)، مذکورہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔

تین بار کانپے گا(یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا)اور جو اس میں کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔“۔ متفق علیہ [1] ۔

***

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدَّجّال المدینۃ، رقم (1881)،اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن واَشراط السّاعۃ، باب قصۃ الجسّاسۃ، رقم (2943)، مذکورہ حدیث انس بن مالک سے مروی ہے۔

زمین میں مسیح دجال کے ٹھہرنے کی مدت

فتنۂ مسیح دجال کی سنگینی کے پیش نظر صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے زمین میں دجال کے ٹھہرنے کی مدت کے بارے میں دریافت کیا، چنانچہ نوّاس بن سمعان کہتے ہیں:

”ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول وہ زمین میں کتنی مدت تک رہے گا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، اور باقی دن تمہارے (عام) دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! یہ ایک دن جو ایک سال کے برابر ہوگا، کیا ہمیں اس میں ایک دن (ورات) کی نمازیں کافی ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس کے لئے تم لوگ اندازہ لگا لینا“۔ اس حدیث کو امام مسلم [(1)] نے روایت کیا ہے۔

ابن کثیر کہتے ہیں: ”اس کا اوسط: ایک سال ڈھائی ماہ نکلتا ہے“ [(2)]۔

***

(1) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذِکر الدّجّال وصفته ومامعه، رقم (2937)۔

(2) البدایة والنھایة (205/19)۔

مسیح دجال کا فتنہ

دجال ایک بڑی آزمائش ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے زمانے میں کچھ خارق عادت چیزیں تخلیق کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی ذات کے ساتھ مختص کچھ چیزوں پر قدرت دے گا۔

اس سے متعلق کچھ خارق عادت چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:

1- اس کے ساتھ دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی۔

ان میں سے ایک: دیکھنے والے کو سفید پانی کی نہر نظر آئے گی۔

اور دوسری: دیکھنے والے کو بھڑکتی ہوئی آگ والی نظر آئے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی: ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

2- وہ آسمان کو پانی برسانے کا حکم دے گا تو آسمان سے بارش ہوگی، اور وہ زمین کو غلہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین ہری بھری ہو جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان بارش

برسائے گا، اور وہ زمین کو غلہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین غلہ اگائے گی"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

3- جو لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مانیں گے: تو وہ ان کے لئے آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا جس سے آسمان سے بارش ہو گی، اور زمین کو حکم دے گا کہ ان کے لئے اناج اگائے تو زمین اناج پیدا کرے گی، ان کے جانور بھر پیٹ چارا کھائیں گے اور ان جانوروں کا دودھ بڑھ جائے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "وہ کچھ لوگوں کے پاس جائے گا، انہیں دعوت دے گا، اور وہ اس کی دعوت قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے، تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا، آسمان بارش برسائے گا۔ وہ زمین کو غلہ اگانے کا حکم دے گا، زمین غلہ اگائے گی۔ ان کے چرنے والے جانور شام کو جب (چراگاہ سے) واپس آئیں گے، تو ان کے کوہان پہلے سے کہیں زیادہ لمبے ہوں گے، تھن پہلے کے مقابلے میں زیادہ دودھ سے بھرے ہوئے اور ان کی کوکھیں زیادہ کشادہ ہوں گی"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

4- جو لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے اور اس کے حکم کی تعمیل نہیں کریں گے وہ: قحط سالی، کمیابی، کال، خشک سالی، مویشیوں کی اموات اور جان، مال اور پھلوں کی کمی کا شکار ہوں گے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا تو وہ اس کو جھٹلائیں گے اور اس کی بات رد کر دیں گے، لہٰذا وہ ان کے پاس سے چلا

جائے گا (مگر اس کے پیچھے پیچھے ان انکار کرنے والوں کے مال بھی چلے جائیں گے)، ان کا حال یہ ہو گا کہ ان کے پاس ان کے اموال میں سے کچھ بھی نہیں بچا ہو گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

5- زمین کے خزانوں کا ان کی پیروی کرنا، یعنی: دفینہ یا معدنیات۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ ویران جگہ میں آئے گا اور اس سے کہے گا: اپنا خزانہ نکال، پھر وہاں سے واپس ہو گا تو اس زمین کے خزانے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

6- اس مردہ آدمی کو زندہ کرے گا جس کو اس نے قتل کیا ہو گا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے یہ قدرت چھین لے گا، لہذا اس شخص کو زندہ کرنے کے بعد جسے اس نے قتل کیا ہو گا نہ تو دوبارہ اسی شخص کو قتل کرنے پر قادر ہو گا اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور کو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پھر وہ ایک بھرپور اور مکمل جوان کو بلائے گا اور تلوار سے مار کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گا، دونوں ٹکڑوں کے درمیان نشانہ بنائے جانے والے ہدف کے مثل دوری ہو گی۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) روشن چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آجائے گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

ابن کثیر کہتے ہیں: "پہلے پہل وہ ظالم و جابر بادشاہ کی شکل میں ظاہر ہو گا، پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا، اس کے بعد ربوبیت کا دعویٰ کرے گا، چنانچہ بنو آدم میں سے جہلاء، گھٹیا، رذیل اور سادہ لوح عوام اس کی پیروی کرنا شروع کر دیں گے، جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے جن نیک

بندوں کو ہدایت دے گا اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا گروہ ہوگا وہ اس کی مخالفت اور اس کا رد کریں گے[1]۔

عینی (ت: ۸۵۵ھ) کہتے ہیں: ”دجال کو ان خارق عادت کاموں کو انجام دینے کے قابل بنانے کے پیچھے یہ راز پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے“۔

(1) البدایۃ والنھایۃ (205/19)۔

❊ اس سلسلے میں وارد احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

1- اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی ہو گا اور آگ ہو گی۔ تو جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ سرد اور شیریں پانی ہو گا، اور جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ جلانے والی آگ ہو گی۔ مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے: لہٰذا تم خود کو ہلاک نہ کرنا، پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پائے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے۔ اس لیے کہ وہ شیریں ٹھنڈا پانی ہو گا۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے: وہ شیریں پاکیزہ پانی ہو گا۔''۔ متفق علیہ[1] ۔

2- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہو گا۔ اس کے ساتھ دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی: ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہو گی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہو گی، پھر جو کوئی یہ موقع پائے وہ اس نہر میں چلا جائے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پیئے وہ ٹھنڈا پانی ہو گا''۔ اس حدیث کو امام مسلم[2] نے روایت کیا ہے۔

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب ماذُکِر عن بنی إسرائیل، رقم (3450)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذِکر الدَّجّال وصفته ومامعه، رقم (2935)، مذکورہ حدیث حذیفہ بن یمان سے مروی ہے۔

(2) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذِکر الدَّجّال وصفته ومامعه، رقم (2934)، مذکورہ حدیث حذیفہ بن یمان سے مروی ہے۔

3- نبی ﷺ نے فرمایا:

"وہ کچھ لوگوں کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا، چنانچہ وہ اس کی دعوت قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے، تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا، آسمان بارش برسائے گا۔ وہ زمین کو غلہ اگانے کا حکم دے گا، زمین غلہ اگائے گی۔ ان کے چرنے والے جانور شام کو جب (چراگاہ سے) واپس آئیں گے، تو ان کے کوہان پہلے سے کہیں زیادہ لمبے ہوں گے، ان کی کوکھیں زیادہ کشادہ ہوں گی وران کے تھن کامل طور پر (دودھ سے) بھرے ہوں گے۔

پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا تو وہ اس کو جھٹلائیں گے اور اس کی بات رد کر دیں گے، لہٰذا وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا (مگر اس کے پیچھے پیچھے ان انکار کرنے والوں کے مال بھی چلے جائیں گے)، ان کا حال یہ ہو گا کہ ان کے پاس ان کے اموال میں سے کچھ بھی نہیں بچا ہو گا۔

پھر وہ ویران جگہ میں آئے گا اور اس سے کہے گا: اپنا خزانہ نکال، پھر وہاں سے واپس ہو گا تو اس زمین کے خزانے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔

پھر وہ ایک بھرپور اور مکمل جوان کو بلائے گا اور تلوار سے مار کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گا، دونوں ٹکڑوں کے درمیان نشانہ بنائے جانے والے ہدف کے مثل دوری ہو گی۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) روشن چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آجائے گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے[1]۔

---

(1) کتاب الفتن واشراط السّاعۃ، باب ذِکر الدَّجّال وصفتہ ومامعہ، رقم (2937)، مذکورہ حدیث نواس بن سمعان سے مروی ہے۔

مسیح دجال کے فتنے کی حکمت

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کے لئے آخری زمانے میں دجال کو نکلنے کا حکم دے گا، تاکہ مومنین کے ایمان میں، دجال کے جھوٹا رب ہونے کے یقین کی وجہ سے، اضافہ ہو، نیز بیمار دل والے اور کافر لوگ شک میں پڑ جائیں۔

ابن کثیر کہتے ہیں: "اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں بہت ساری خارق عادت چیزیں پیدا کرے گا، تاکہ اس کے ذریعہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گمراہ کر دے، جبکہ مومنوں کو ثابت قدم رکھے گا، تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں اور اپنی ہدایت کے ساتھ ہی ساتھ مزید ہدایت یافتہ ہو جائیں"[(1)]۔

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ:

"دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تیرا کیا سوال ہے؟۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے"۔ اس حدیث کو امام مسلم[(2)] نے روایت کیا ہے۔

قاضی عیاض کہتے ہیں: «(هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، وہ اللہ پر اس سے بھی

---

(1) البدایۃ والنهایۃ (205/19)۔

(2) کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في الدّجّال وهوأهون على اللّٰه عزوجل، رقم (2939)۔

زیادہ آسان ہے) یعنی: بمقابلہ اس کے کہ دجال کے ہاتھوں جن چیزوں کا ظہور ہوگا انہیں مومنوں کے لئے گمراہی کا سبب اور یقین رکھنے والوں کے دلوں کے لئے تشکیک کی وجہ بنا دے، اللہ تعالیٰ مومنوں کے ایمان میں اس کے ذریعہ اضافہ فرمائے گا اور جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو کافر ہیں وہ شک میں پڑ جائیں گے، اسی وجہ سے جس شخص کو دجال قتل کر کے پھر زندہ کرے گا تو وہ شخص دجال سے کہے گا: (اب تو مجھ پر یہ حقیقت اور منکشف ہو گئی کہ تو ہی دجال ہے)۔

ایسا نہیں ہے کہ نبی ﷺ کے فرمان: (هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے) کا یہ مطلب ہے کہ: مذکورہ اشیاء میں سے کچھ بھی اس کے پاس نہیں ہوگا، بلکہ جب اس چیز کو اس کی سچائی کی علامت بنا دیا، تو پھر اس کے بارے میں کیا خیال ہے جس کو اس کے جھوٹ اور کفر کی ایسی ظاہری علامت بنا دیا ہے جسے ناخواندہ بھی بآسانی پڑھ لے گا؟! یہ ان گواہیوں پر مستزاد ہے جو اس کی گفتگو اور نقص وعیب سے ظاہر ہوں گی"[1]۔

❋❋❋

(1) اِکمال المعلم بفوائد مسلم (492/8)۔

مسیح دجال کی پیروی کا حکم

فتنۂ مسیح دجال بہت خطرناک اور بڑا سنگین فتنہ ہے، لہذا کسی کے لئے روا نہیں کہ وہ جسمانی یا زبانی طور پر اس کی پیروی کرے، گرچہ اپنے دل میں وہ اسے جھوٹا ہی کیوں نہ سمجھ رہا ہو۔

کسی کے لئے جائز نہیں کہ تنگیٔ حال اور شدت حاجت کے پیش نظر اس کی پیروی کرے اور دل میں گمان کرے کہ جس طرح سے دوسری چیزوں میں حاجت کے وقت رخصت مل جاتی ہے یہاں بھی حاجت کے مد نظر اس کی تصدیق کرنے کی رخصت ہے۔

علامہ مُظہری کہتے ہیں: ''نبی ﷺ کا یہ قول کہ: (ما بينَ خَلْقِ آدمَ إلى قيامِ السَّاعةِ أمرٌ أكبرُ من الدَّجال) (آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی بھی معاملہ دجال کے معاملہ سے بڑا اور سنگین نہیں ہے)، یعنی اس کے فتنے کی سنگینی اور آفت کی شدت کی وجہ سے۔

اس کا یہ فتنہ اور اس کی یہ آفت اور نبی ﷺ کا اپنی امت پر خوف کھانا اس قبیل سے نہیں تھا کہ اللہ تعالٰی اور اس کی صفات پر ایمان رکھنے والے، اس کی پہچان رکھنے والے اور اس پر یقین کرنے والے مومنوں کو، یہ شبہہ لاحق ہوگا۔

کیونکہ مومن تو اللہ تعالٰی کی ایسی مکمل معرفت رکھتا ہے جس میں شک و گمان کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، انہیں کوئی شبہہ لاحق نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالٰی کے مشابہ کوئی

چیز نہیں ہے، اور نہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے مشابہ ہے، یقیناً اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

بلکہ اس کی تصدیق کرنا اور اس کی پیروی کرنا اللہ تعالیٰ کے اس قول: ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ ترجمہ: (بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو) کی تاویل کے پیش نظر تقیہ کرتے ہوئے ہوگا۔

اور وہ گمان کریں گے کہ جس طرح سے دوسری چیزوں میں (بوقت حاجت) رخصت مل جاتی ہے یہاں اس کی تصدیق کی بھی اسی طرح رخصت ہے۔

لہذا جو کوئی اس کا اتباع کرے گا: اللہ تعالیٰ اس کے دل کو پھیر دے گا، اور اللہ پر اس کے قلبی ایمان کو قبول نہیں کرے گا، اور نہ ہی بذات خود وہ معذور سمجھا جائے گا، کیونکہ تقیہ کرتے ہوئے اور بچاؤ کی خاطر اس کی پیروی کا جواز کسی بھی حدیث میں نہیں ملتا ہے۔

اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرایا ہے، اور اس کے اسی فتنہ کا ان پر خوف کھایا ہے۔

اور جو لوگ دجال کے پاس موجود (فریبی) نعمتوں کے لالچ میں اور اس سے ڈر کر اس کا اتباع کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے ایمان نکال دے گا، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کافر ہو جائیں گے۔

اور یہ بھی کہنا روا ہے کہ دجال کا معاملہ اور اس کی پیروی ان منہیات میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے شدت اور سختی اختیار کی ہے اور ان میں کسی قسم کی رخصت نہیں دی ہے اور جو اس کی پیروی کرے گا اس کا ایمان اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا، جس طرح سے

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ایسا فتنہ قرار دیا گیا ہے کہ جس کے بعد کسی ایسے شخص کا ایمان لانا قابل قبول نہیں ہوگا جو اس کے طلوع ہونے سے قبل مومن نہیں تھا، گرچہ اس کے پاس طاقت ہو، صحت ہو اور ایسا کرنا اس کے لئے ممکن ہو"[1]۔

***

(1) المفاتیح في شرح المصابیح (5/409-410)۔

مسیح دجال کے خلاف لوگوں میں سب سے زیادہ سخت

جب مسیح دجال کا ظہور ہوگا تو تمام لوگوں کے مقابلے میں اس کے لئے سب سے زیادہ سخت بنو تَمیم[(1)] کے لوگ ہوں گے۔ابوہریرہ کہتے ہیں:

"جب سے میں نے بنو تمیم کے حق میں تین باتیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، تب سے میں ہمیشہ ان سے محبت کرتا رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ میری امت میں سے دجال کے خلاف زیادہ سخت ہوں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ: ان لوگوں کے صدقات (زکات کے اموال) آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ہماری اپنی قوم کے صدقات ہیں ۔(ابوہریرہ کہتے ہیں کہ): ان میں سے جنگ میں پکڑی ہوئی ایک باندی حضرت عائشہ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: اسے آزاد کردو۔ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہے"۔ متفق علیہ[(2)]۔

ابن ہُبیرَہ (ت: ۵۶۰ھ) کہتے ہیں: "یہ ان کی۔ یعنی: بنو تمیم کی۔ شجاعت وبہادری اور آخری زمانے میں ان کے ٹھوس ایمان کی دلیل ہے، جبکہ لوگوں کے ایمان متزلزل ہوں گے"[(3)]۔

---

(1) **بنُو تَمیم:** عرب کا ایک بڑا قبیلہ جس کی رہائش دَھناء اور شمال نَجد اور یَمامہ میں ہے۔

(2) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب العتق، باب مَنْ ملک مِن العرب رَقیقاً فوھب وباع، رقم (2543)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب فضائل الصّحابة، باب مِنْ فضائل غِفَار وأسلم وجُھَینَة وأشجع ومزَینَة وتَمِیم ودَوْس وطَيّئ، رقم (2525)۔

(3) الِافصاح عن معاني الصِّحاح (6/7)۔

مسیح دجال کے فتنے سے نجات کے اسباب

مسیح دجال کا فتنہ بڑا خطرناک اور سنگین ہے، اور اس سے حفاظت اور بچاؤ اللہ بزرگ وبرتر کی توفیق کے بعد مندرجہ ذیل اسباب کو اپنا کر ممکن ہے:

1- اسلام پر قائم رہنا، اپنے آپ کو ایمان سے مسلح کرنا، اللہ کے خوبصورت ناموں اور اس کی اعلیٰ صفات کی معرفت حاصل کرنا، اور یہ یاد رکھنا کہ دجال کانا ہے جبکہ رب سبحانہ وتعالیٰ کانا نہیں ہے۔

2- اس کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا۔

عائشہ کہتی ہیں کہ:

”رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے: یا اللہ! میں آگ کے فتنے اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور فتنۂ غنیٰ (دولت مندی) کے شر سے اور فتنۂ فقر کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اور فتنۂ مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں“۔ متفق علیہ[(1)]۔

3- سورہ کہف کی ابتدائی یا آخری دس آیتوں کو یاد کرنا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سورہ کہف کی ابتدا سے دس آیتیں حفظ کر لیں۔ اور ایک

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے، کتاب الدعوات، باب التَّعوُّذ من فتنۃ الفقر، رقم (6377)، اور مسلم نے روایت کیا ہے، کتاب الذِّکر والدُّعاء والتَّوبۃ والاستغفار، باب التَّعوُّذ من شرِّ الفتن وغیرھا، رقم (589)۔

روایت میں اس طرح ہے: سورہ کہف کے اخیر سے۔ تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا"۔ اس حدیث کو امام مسلم (1) نے روایت کیا ہے۔

4- جو دجال کے بارے میں سنے وہ اس سے دور رہے اور اس کے پاس بھی نہ پھٹکے، کیونکہ آدمی اس کے پاس آئے گا –اپنے بارے میں یہ سوچ کر کہ وہ مومن ہے۔ اور جن شبہات کے ساتھ دجال کو بھیجا گیا ہے ان کی وجہ سے اس کا پیروکار ہو جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو دجال کے متعلق سنے کہ وہ ظاہر ہو چکا ہے تو وہ اس سے دور ہی رہے کیونکہ قسم ہے اللہ کی! آدمی اس کے پاس آئے گا تو یہی سمجھے گا کہ وہ مومن ہے، اور وہ ان مشتبہ چیزوں کی وجہ سے جن کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہوگا اس کا تابع ہو جائے گا"۔ اس حدیث کو امام ابوداود (2) نے روایت کیا ہے۔

مُظہری کہتے ہیں: چونکہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قسم کھا کر یہ مؤکد کر دیا کہ ان کی امت کے بعض افراد دجال کا اتباع کریں گے، لہذا جو اس کے خروج کے بارے میں سنے وہ اس کے فتنے میں پڑ جانے سے خود کو محفوظ نہ سمجھے، اور اس سے جتنا دور ہونا ممکن ہو اپنے آپ کو اس سے دور رکھے، تاکہ اس کے فتنے میں نہ پڑے، یہ سنگین وخطرناک فتنہ ہے بلکہ سب سے زیادہ سنگین وخطرناک فتنہ ہے، ہلاک ہونے والا اس میں ہلاک ہو جائے گا اور محفوظ وہی رہے گا جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ محفوظ رکھے (3)"۔

---

(1) كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل سورة الكهف، وآية الكرسي، رقم (809)، مذکورہ حدیث ابوالدرداء سے مروی ہے۔

(2) كتاب الملاحم، باب خروج الدَّجَّال، رقم (4319)، مذکورہ حدیث عمران بن حصین سے مروی ہے۔

(3) المفاتيح في شرح المصابيح (435/5)۔

5- جو دجال کو پالے اسے چاہیے کہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔

نَوَّاس بن سَمْعَان سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کو دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا۔ جب ہم پھر آپ ﷺ کے پاس شام کو آئے تو آپ ﷺ نے ہمارے چہروں پر اس (ڈر اور خوف) کا اثر پہچان لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے جھنڈ میں موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے، اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تمہاری طرف سے (اس کے خلاف اس کی تکذیب کے لئے) دلائل دینے والا میں ہوں گا (اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا) اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہو گا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے، اس کی ایک آنکھ بے نور ہے، میں ایک طرح سے اس کو عبد العزیٰ بن قَطَن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو اسے پائے تو اسے چاہئے کہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے [1]۔

---

(1) کتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذِکرُ الدَّجَّال وصفته ومامعه، رقم (2937)۔

ابن الجوزی (ت:۵۹۷ھ) کہتے ہیں: ”جہاں تک سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتوں کی تخصیص کی بات ہے تو اس سلسلے میں جو حکمت ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ ﴾

ترجمہ: تاکہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے۔[الکھف:۲]

دجال کی سختی کو آسان کر دے گا۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ﴾

ترجمہ: اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنادے کہ ان کے لئے بہترین بدلہ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔[الکھف:۲-۳]

دجال کے ہاتھوں جن (عیارانہ) نعمتوں اور عذابوں کا ظہور ہوگا، ان فتنوں اور آزمائشوں پر صبر کرنے کو آسان کر دے گا (1)۔

اور نووی (ت:٦٧٦ھ) کہتے ہیں: ”کہا گیا ہے کہ: اس کا سبب سورت کے شروع میں مذکور عجائبات اور آیات (نشانیاں) ہیں، جو ان میں تدبر اور غور و فکر کرے گا وہ دجال کے

(1) کشف المشکل (165/2)۔

فتنہ میں نہیں پڑے گا، اور یہی حال اس سورت کی آخری آیتوں کا ہے“[1]۔

***

(1) شرح النووي علی مسلم (93/6)۔

مسیح دجال کی قتل گاہ

زمین پر اس کے خوب فتنہ وفساد پھیلانے کے بعد عیسی بن مریم دمشق میں سفید مینار پر اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "اس دوران کہ وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے کہ نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی، اچانک حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور ان کی امامت کریں، پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے، اگر وہ (حضرت عیسیٰ) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰ) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا"۔ اس حدیث کو امام مسلم[(1)] نے روایت کیا ہے۔

اور عیسی کے ہاتھوں اس کا قتل ہونا اس لئے ہو گا تاکہ مومنوں کا ایمان مزید پختہ ہو جائے کہ وہ دجال ہی تھا۔

اور اس کا قتل فِلَسْطِین میں باب لدّ کے پاس ہو گا۔ جو بیت المقدِس کے اتر پچھم میں اس سے پچاس (۵۰) کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عیسی بن مریم

(1) کتاب الفتن واشراط السّاعة، باب في فتح قسطنطينية، وخروج الدّجّال ونزول عیسی ابن مریم، رقم (2897)، مذکورہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔

دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے“۔اس حدیث کو امام ترمذی[1] نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں: ””عیسی بن مریم ۔ مَسیح الھُدی۔ کا نزول، مَسیح دَجال ۔ مسیح الضلالہ۔ کے زمانے میں دمشق میں سفید مشرقی مینار پر ہوگا، چنانچہ مومن لوگ ان کے پاس اکٹھا ہوں گے اور اللہ کے متقی و پرہیزگار بندے ان کے ساتھ چلیں گے، لہذا وہ ان کو لے کر دجال کی طرف بڑھیں گے جو بیت المقدس کی طرف نکل چکا ہوگا۔

عیسی بن مریم دجال کو ””اَفیق[2]““ نامی گھاٹی کے پاس پالیں گے، چنانچہ دجال ان سے شکست کھا کر بھاگے گا تو وہ اس کو شہر ””لد““ کے دروازہ پر اس حال میں پالیں گے کہ وہ شہر میں داخل ہو رہا ہوگا، اور اس سے کہیں گے: میں تم کو ایسی چوٹ ماروں گا جو بالکل اچوک اور بڑی کاری ہوگی، جب دجال آپ کے سامنے آئے گا تو ایسے گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے، لہذا عیسی دجال کو ”باب لدّ (شہر لد کے دروازے پر)“ پکڑ لیں گے اور وہیں اس کی ہلاکت پیش آئے گی“[3]۔

---

(1) اَبواب الفتن، باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدَّجّال، رقم (2244)، مذکورہ حدیث مُجمّع بن جاریہ انصاری سے مروی ہے۔

(2) عَقَبَةُ اُفَيق: بُحیرہ طبریہ (بحیرہ گلیل Sea of Galilee) کے مشرق میں اس سے پانچ (۵) کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔

(3) البداية والنهاية (206/19)۔

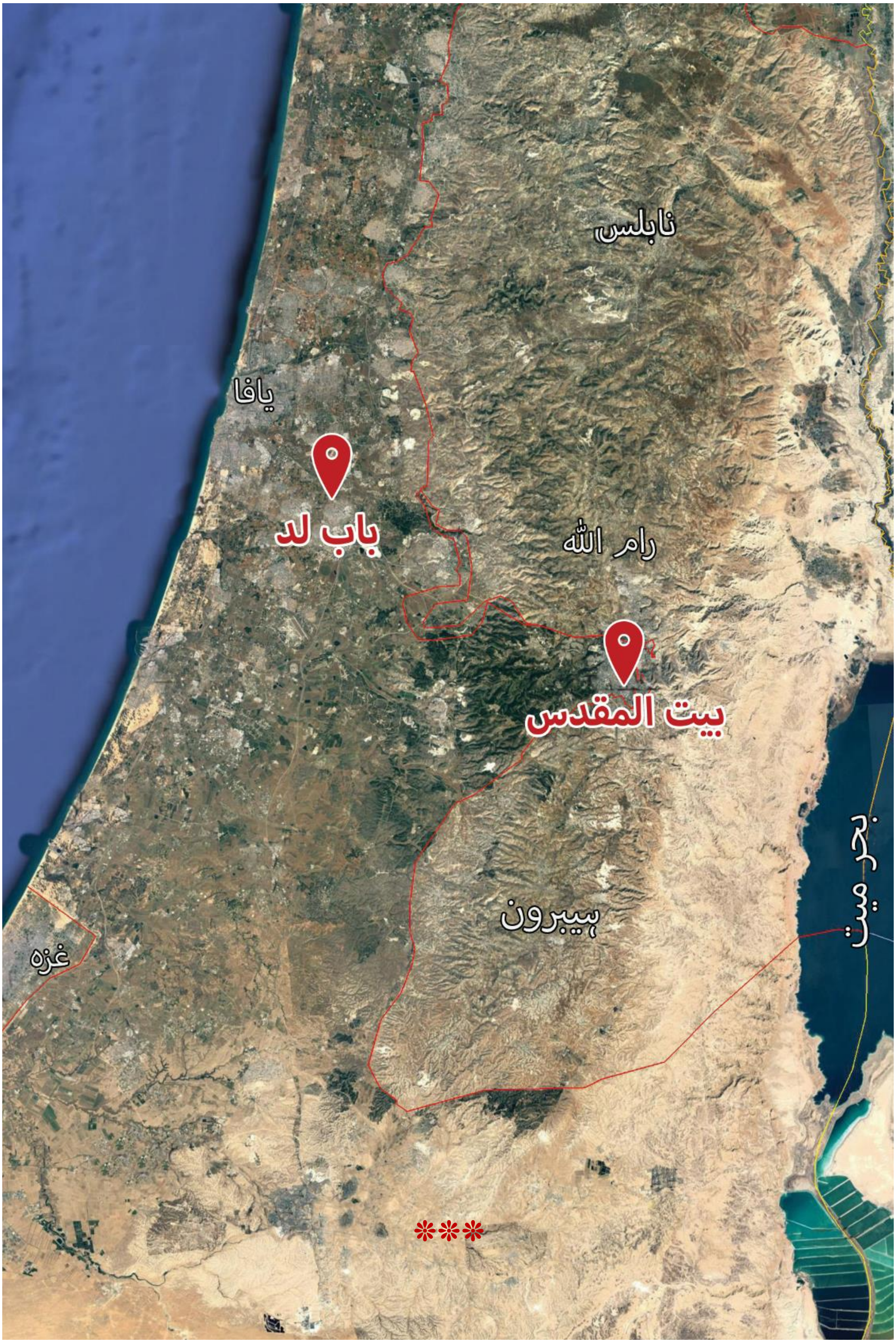
نابلس
یافا
باب لد
رام الله
بيت المقدس
بحر میت
ہیبرون
غزہ

***

مسیح دجال سے متعلق احادیث میں مذکور مقامات کے وضاحتی نقشے

مندرجہ ذیل لنک میں معاصر نقشوں کی مدد سے دجال سے متعلق احادیث میں مذکور مقامات کا بیان اور ان کی وضاحت موجود ہے۔

a-alqasim-com/addajjaal/

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مسیح دجال کے فتنے سے محفوظ رکھے اور ظاہری و باطنی تمام فتنوں اور آزمائشوں سے ہماری حفاظت فرمائے، اور مسلمان ہونے کی حالت میں ہی ہمیں وفات دے۔ (آمین)۔

وصلّى اللّهُ وسلّم على نَبيِّنا مُحمَّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين-

***

فہرست موضوعات

مقدمہ 5

کتاب کا خاکہ 7

مسیح دجال (کانا دجال) کا نام 9

"مسیح دجال (کانا دجال)" کی وجہ تسمیہ 11

مسیح دجال کی احادیث کا ثبوت 13

مسیح دجال قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے 16

مسیح دجال سے ڈرانا اور تنبیہ کرنا 18

صحابہ کرام کا مسیح دجال کے فتنے سے خوف کھانا 22

مسیح دجال کی صفات 24

مسیح دجال کی حقیقت 33

مسیح دجال کا ضعف اور اس کی کمزوری 35

مسیح دجال کی موجودہ صورت حال 37

مسیح دجال کے خروج کی نشانیاں 39

مسیح دجال کب نکلے گا؟ 51

مسیح دجال کے نکلنے کا سبب 55
مسیح دجال کے ظہور کی جگہ 56
مسیح دجال کے ظہور کے وقت لوگوں کی حالت 66
زمین پر مسیح دجال کی تیز رفتاری 73
مَسیح دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا 75
مسیح دجال کا رعب اور اس کی دہشت مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گی 77
مدینہ کے کنارے کی وہ جگہ جہاں دجال اترے گا 79
زمین میں مسیح دجال کے ٹھہرنے کی مدت 85
مسیح دجال کا فتنہ 86
مسیح دجال کے فتنے کی حکمت 92
مسیح دجال کی پیروی کا حکم 94
مسیح دجال کے خلاف لوگوں میں سب سے زیادہ سخت 97
مسیح دجال کے فتنے سے نجات کے اسباب 98
مسیح دجال کی قتل گاہ 103
مسیح دجال سے متعلق احادیث میں مذکور مقامات کے وضاحتی نقشے 106
فِہرست موضوعات 107

مؤسسة طالب العلم للنشر والتوزيع

00966506090448

أحاديث الدجال في السنة النبوية

مترجم بالأردو

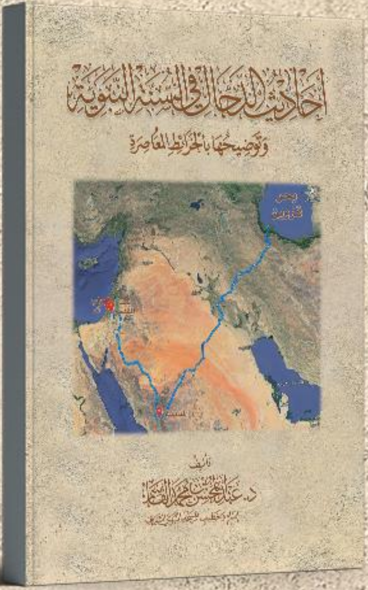

ہماری دیگر مطبوعات

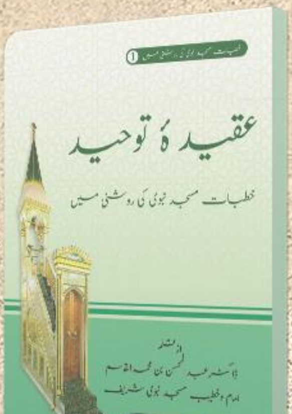

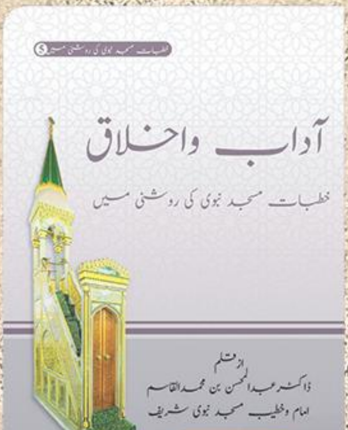

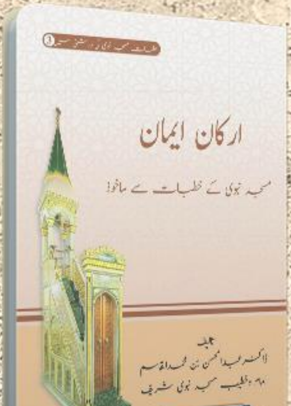

a-alqasim.com

FawaidAlQasim